REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. F/GDP-3

جلد ۳۴ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر: جلیل اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے — ششماہی ۱۹ روپے — ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے — فی پرچہ ۷۵ پیسے

The Weekly "BADR" Qadian 143516

۲۷ شعبان ۱۴۰۵ ھ — ۲۵ شہادت ۱۳۶۴ ہش — ۲۵ اپریل ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ شہادت (اپریل) — سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں آپ کو فتح عظیم عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۲ شہادت (اپریل) — گزشتہ دنوں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی لندن سے آئندہ چند روز تک قادیان واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین

★ مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا مع بچگان اور جملہ درویشان کرام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

”جماعت احمدیہ کو ختم نہیں کیا جا سکتا“ مرزا طاہر احمد

”اگر حضرت عیسیٰ کو دوبارہ زندہ کر دکھائیں تو ہم بیعت کر لیں گے“

روزنامہ جنگ لندن میں چھپی جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۱۰ ویں سالانہ اجتماع کی خبر و روداد

لندن (نمائندہ جنگ) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ ختم نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے گزشتہ شب یہاں سے چالیس میل دور ٹلفورڈ (سرے) میں حال ہی میں حاصل کی گئی پچیس ایکڑ اراضی پر قائم کئے گئے ”اسلام آباد“ میں منعقدہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے بیسویں سالانہ سہ روزہ اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نواب شاہ (سندھ) میں جماعت احمدیہ کے امیر کو قتل کرنے کے واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اس سہ روزہ اجتماع میں برطانیہ کے علاوہ ویسٹ انڈیز، دانمارک سے جماعت کے ارکان نے شرکت کی تھی۔ ایک اندازہ کے مطابق اجتماع میں شریک مرد و خواتین کی تعداد سات ہزار کے لگ بھگ تھی۔ اس سے قبل برطانیہ میں اتنا بڑا اجتماع نہیں ہوا تھا۔ اجتماع میں شریک ہونے کے لئے پاکستان سے سینکڑوں مرد و خواتین آئے تھے۔ بقول مرزا طاہر احمد کے پاکستان سے آنے والوں میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو پاکستان میں بمشکل دو وقت کا کھانا پورا کرتے ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ معلوم نہیں کراچی کو مشکوک کیوں سندھ کو کیوں چن لیا گیا ہے۔ حالانکہ سندھ میں ہماری جماعت کے لوگ بہت کم ہیں۔ جماعت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا سلسلہ جاری ہے۔ شاید سندھ اس لئے منتخب کیا گیا کہ پنجاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف تحریک ناکام ہو چکی ہے۔ اگرچہ کچھ اطلاعات ایسی ملی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ بعض سیاسی جماعتیں اس میں ملوث ہیں۔ یا پھر وہاں پنجابی ایسا کروا رہے ہیں۔ لیکن جو صورت حال بنی ہے وہ انتہائی قابل افسوس ہے انہوں نے کہا کہ آخر جماعت کے کتنے لوگوں کو قتل کیا جائیگا۔ جماعت کے لوگ ختم ہونے والے نہیں ہیں مرزا طاہر احمد نے اپنے تقریباً پانچ گھنٹوں کے مفصل خطاب میں جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان میں شائع کئے گئے قرطاس ابیض میں لگائے گئے الزامات کا قرآن حکیم، احادیث اور علماء کی مقتدر ہستیوں کی تحریروں، مختلف مکاتب فکر کے مقتدر علماء اور اسلام کے مختلف مفکروں کے حوالوں سے اپنے عقائد اور موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اور جماعت احمدیہ ”کلمہ طیبہ“ اور ”خاتم النبیین“ پر مکمل یقین اور ایمان رکھتی ہے۔ انہوں نے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے مخالفین کو چیلنج کیا کہ اگر وہ حضرت عیسیٰ کو دوبارہ زندہ کر دکھائیں تو وہ اور ان کی جماعت کے تمام افراد سب سے پہلے ان کی بیعت کر لیں گے۔ اور اپنے تمام عقائد کو چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اول تو ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ اب نہیں آ سکتے اور اگر جماعت احمدیہ کے مخالفین کے لئے تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آ گئے مگر ہمیں یقین ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والے ان کی بھی مخالفت کریں گے۔ کیونکہ مخالفت ان لوگوں کا شیوہ ہے۔ مرزا طاہر احمد نے خیال ظاہر کیا کہ اگر اس خطہ میں ظلم جاری رہا تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہاں ایسے حالات پیدا ہوں جیسے افغانستان میں پیدا ہوئے۔ ان کے خطاب سے قبل اور دوران جو نعرے لگائے گئے ان میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم النبیین زندہ باد، احمدیت زندہ باد، امیر المومنین زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے۔ کے نعرے شامل ہیں۔ خطاب کے آخری حصے میں کچھ دیر کے لئے بجلی منقطع ہو گئی تھی۔ اس دوران جب نعرے لگائے جا رہے تھے تو مرزا طاہر احمد نے حاضرین سے کہا کہ وہ خاتم النبیین کے نعرے لگائیں۔ چنانچہ پر جوش انداز میں خاتم النبیین کے نعرے لگائے گئے۔ یہ اجتماع ہاکی گراؤنڈ سے نصف کھلی جگہ پر کھلی گراؤنڈ میں شامیانے کے نیچے منعقد ہوا تھا۔ خواتین کے لئے الگ انتظام کیا گیا تھا۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

شدید بارش اور طوفان کے باوجود جلسہ اختتام تک انتہائی منظم انداز میں جاری رہا۔ غیر ملکیوں کے لئے انگریزی، انڈونیشی، عربی زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کیا جا رہا تھا۔ حفاظت کے انتظامات سخت تھے۔ پولیس کے علاوہ داخلی سیکورٹی اور انتظامات مکمل طور پر جماعت کے کارکنوں کے ہاتھ میں تھے۔ مرزا طاہر احمد کی پشت پر تین محافظ ہر وقت موجود رہتے ان کے علاوہ اسٹیج کے آس پاس محافظ تھے۔ داخلہ کے وقت سخت پڑتال کی جاتی تھی۔ اسلام آباد مرکز میں ایک ہزار مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ جبکہ شرکاء جلسہ کے کھانے پینے کا مکمل انتظام تھا۔ غیر ملکی مہمانوں میں عالمی بنک کے مسٹر ایم ایم احمد بھی شامل تھے۔ شامیانے میں ایک طرف یہ شعر لکھا ہوا تھا ؎

محمد پر ہماری جان فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

تلاوت کے بعد ثاقب زیروی نے اپنا کلام پیش کیا۔ مرزا طاہر احمد نے آرڈیننس کو بیہودہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں جھوٹ اور دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی جھوٹ اور بے بنیاد الزام ہے کہ جماعت احمدیہ خاتم النبیین پر یقین نہیں رکھتی یا یہ کہ آیت خاتم النبیین کے منکر ہیں۔ اور آنحضرت رسول کریم صلعم پر یقین نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کے بانی کی تحریروں اور تقریروں سے یہ بات قطعی طور پر واضح ہے کہ وہ پوری پختگی کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر جتنا ہمارا ایمان ہے اس کا لاکھواں حصہ بھی اعتراض کرنے والوں کا نہیں ہے۔

مرزا طاہر احمد نے کہا کہ پاکستان کی موجودہ حکومت کی مودودیت پر بہت نوازشیں ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کے ان بنیادی ارکان میں شامل نہیں ہے جو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خاتمیت نبوت فیض سمیٹنے تک محدود نہیں بلکہ اس فیضان کو اسی شان کے ساتھ جاری رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ بند کر رہے ہوں تو کسی کو اختیار نہیں کہ وہ یہ دروازہ کھولے۔ لیکن اگر انہوں نے دروازہ کھلا رکھا ہے تو کوئی ایسا نہیں جو اس دروازہ کو بند کر سکے۔ انہوں نے صحیح مسلم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک ہی حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کہا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دروازے کو کیسے بند کیا جا سکے گا ۔؟

(روزنامہ جنگ لندن ۹ر اپریل ۱۹۸۵ء ملخصاً)

بی۔ بی۔ سی۔ لندن کا تبصرہ

مورخہ ۱۲ر ۸۵ء کی صبح بی۔ بی سی لندن کی عالمی سروس نے "جہاں نما" پروگرام میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے تعلق سے یہ ریڈیو رپورٹ نشر کی گئی :-

"اب آپ قادیانیوں کے اس اجتماع کا احوال سنیئے جو برطانیہ میں ہوا تھا اور جس میں پوری دنیا سے آنے والے قادیانیوں نے شرکت کی تھی۔

احمدی برادری کا یہ عالمی اجلاس پاکستان کے احمدیوں کی حمایت کے لئے منعقد کیا گیا جو اپنے آپ کو زیر عتاب تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کو حکومت کی ایما پر ہراساں کیا جاتا ہے، انہیں سزائیں دی جاتی ہیں، مظالم کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ ان کے قتل بھی ہوتے ہیں۔ ایک سال پہلے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے تحت احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے مجاز نہیں، نہ وہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہہ سکتے ہیں اور وہ مذہبی طور طریقے جو دوسروں کے لئے نیک عمل اور قابل تحسین ہیں ان کے لئے جرم قرار دیئے گئے ہیں جس کی سزا قید ہو سکتی ہے۔ انہوں نے صدر ضیاء پر الزام لگایا کہ وہ احمدیوں کے خلاف اجتماعی تشدد کی بالواسطہ ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ با عزت اور معصوم لوگوں کو قتل کیا گیا ہے اور سینکڑوں کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ محض اس لئے کہ خدا اور اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اپنے یقین کا اظہار کرتے ہیں۔

نیوز کانفرنس میں امریکہ میں آباد احمدی برادری کے رہنما مظفر احمد ظفر نے حکومت پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ احمدیوں کی نوعیاتی نسل کشی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدی ہونے سے بھی ڈرنے لگے ہیں۔ وہ جو بھی کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ ان کے لئے گرفتاری کا سبب بن سکتا ہے۔ احمدی چاہتے ہیں کہ مغربی ممالک پاکستان میں انسانی حقوق کی بحالی اور مارشل لاء کے خاتمے کے لئے وہاں کی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ مظفر احمد ظفر کا خیال ہے کہ امریکی حکومت خاص طور پر پاکستان میں انسانی حقوق کو نظر انداز کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی ......!

امریکہ کو دنیا کے اس حصے کے باقی لوگوں کی حفاظت کے لئے یہ بات جاننی چاہیئے کہ اگر جنرل ضیاء کو اقتدار سے ہٹ جائیں تو ان کی جگہ آنے والا دوسرا شخص مغربی دنیا کا حامی ہو۔ لیکن اس صورت میں جب انہیں اس بات کا یقین ہو کہ مغربی دنیا ایک جابر شخص کی حمایت کر رہی ہے تو کون مغرب کی حمایت کرے گا؟"

یوسف! تیرے جمال کا کنعاں ہے منتظر

قلب و نظر اداس ہے تن من اداس ہے
بجھتی ہے روح، سوچ کا آنگن اداس ہے
ہر آنکھ اشک ریز ہے تیرے فراق میں
ہر لب پہ سرد آہ ہے، دھڑکن اداس ہے
ہر دل پہ تیری یاد کا طوفان ہے موجزن
شیریں جو غم زدہ ہے تو کوہکن اداس ہے
چہروں پہ ہجر ولا کا ہے عالم عجیب تر
وہ قاشیں لگی ہیں کہ قد و تن اداس ہے
گلشن کا بوٹا بوٹا ہے رنگِ خزاں لئے
سرو و سمن اداس ہیں کہ چمن اداس ہے
چہرے بجھے بجھے سے ہیں آنکھیں جھکی جھکی
سوچیں رکی رکی ہیں کہ گلشن اداس ہے
ہر چشم طور ہے ترے جلوے کو بے قرار
"موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے"
یوسف! ترے جمال کا کنعاں ہے منتظر
دل کا چمن بصورتِ گلشن اداس ہے
ہو گی ضرور غم کی کبھی کوئی تو انتہا
مدت سے یہ بھی پہلوئے روشن اداس ہے
آجا کہ چشمِ راہ اکیلا نہیں عطا
ہر جان نیم جان ہے کہ من اداس ہے
موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے

نتیجہ فکر
عطاء اللہ عطا دار الفضل ربوہ

درخواست ہائے دعا

● محترمہ زینت النساء صاحبہ حیدرآباد اپنی کامل صحت و شفایابی اور اپنے بیٹے عزیز کلیم الدین سلمہ کے کاروبار میں برکت ہونے کے لئے ● مکرم حضرت صاحب منڈا مونگیر صدر جماعت احمدیہ ہپی اپنی بڑی پوتی عزیزہ اشرف النساء سلمہا کی B.S.S.C کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ہپی کے ایک غیر احمدی دوست مکرم بابولال صاحب پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ اپریل (شہادت) ۱۳۶۴ ہش بمقام مسجد فضل لندن
۱۹۸۵ء

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:۔

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَاللَّهُ الَّذِي
أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ
بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝

(سورۃ فاطر آیت ۹ و ۱۰)

اور پھر فرمایا:۔

گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں جماعت پر نام نہاد ملاؤں نے اور حکومت نے مل کر احمدی مسلمانوں کو بزور شمشیر اسلام سے برگشتہ کرنے کی جو ناپاک کوشش کر رکھی ہے۔ اب یہ کوشش اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے بڑا ہی یہ بدقسمت دور ہے اسلام کے لئے گذشتہ تیرہ سو بلکہ چودہ سو سال میں بارہا پہلے بھی یہ واقعات تو نظر کے سامنے آتے رہے کہ بعض لوگوں نے اسلام کا پیغام صحیح نہ سمجھا اور اسلام کی روح کو اور اس کے مغز کو نہ پا سکے اور اسلام کیلئے یہ جائز سمجھ لیا کہ بزور شمشیر غیر مسلموں کو مسلم بنایا جا سکتا ہے۔ اور تلوار کے زور سے کسی کے دل میں ایمان بھی داخل کیا جا سکتا ہے۔

یہ بدقسمت دور

ایک لمبے عرصے تک ہمیں تاریخ میں نظر آتا ہے کہ اسلام کے پاک نام کی طرف یہ منسوب کیا گیا لیکن جہاں تک مقصد کا تعلق ہے وہ مقصد اپنی ذات میں اعلیٰ اور پاک تھا۔ اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بہت ہی مکروہ تھا۔ لیکن مقصد بہر حال یہی تھا کہ اسلام کا نام بلند کیا جائے اور تمام عالم میں اسلام کو پھیلایا جائے۔ اگر دلائل سے نہیں پھیل سکتا تو تلوار کے زور سے پھیلایا جائے۔ اور توحید کو قائم کیا جائے اگر براہین اور حجت کے ساتھ توحید قائم نہیں ہو سکتی تو پھر بزور طاقت و جبر توحید کو قائم کیا جائے اگر توحید دلوں میں داخل کی جا سکتی ہو تو دلوں میں داخل کی جائے۔

تو ایک عجیب مثال ہے ایک نہایت پاک اور اعلیٰ مقصد کی خاطر ایک بھونڈے ذریعے کو اختیار کرنے کی جس سے اسلام کلیتہً مبرا ہے۔ مگر بہرحال آج کے دور میں ایک بالکل نیا واقعہ آپ کی آنکھوں کے سامنے گذر رہا ہے۔ تاریخ اسلام میں کسی اسلامی حکومت کی طرف سے پہلی بار یہ کوشش ہو رہی ہے کہ بزور شمشیر مسلمانوں کو مرتد کیا جائے بزور شمشیر مسجدوں کو بے آباد کیا جائے بزور شمشیر دلوں سے اسلام کی محبت نکالی جائے اور تلوار کے زور سے کلمہ طیبہ کے ساتھ روحوں کے تعلق کو منقطع کر دیا جائے۔

یہ دردناک واقعہ اس سے پہلے کبھی عالم اسلام میں نہیں گذرا تھا۔

ایک کربلا تو وہ تھی

جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پاکیزہ اولاد پر انتہائی مکروہ مظالم کئے گئے اور آج تک اہل اسلام اس واقعہ کی یاد سے روتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور ایک یہ کربلا کا دور ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیغام کو، اس اعلیٰ مقصد کو ذبح کیا جا رہا ہے جس مقصد کی خاطر کل بھی مسلمان اس زمانے میں بھی ذبح ہونے کے لئے تیار تھے۔ اور آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی شکل میں یہ ہر کربلا کو قبول کر لیں گے لیکن کلمہ پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

آپ تصور کیجئے کہ آئندہ کا مورخ کس طرح ان واقعات کو دیکھے گا اور کس تعجب سے ان واقعات پر نگاہ کرے گا؟ کہ اسلامی حکومت خواہ وہ بزور شمشیر ہی آئی ہو۔ خواہ وہ آمریت کے ذریعہ ہی مسلط کی گئی ہو۔ مگر بہرحال وہ ایک اسلامی حکومت کہلاتی تھی، وہ ملا خواہ وہ اسلام کی روح اور مغز سے ناواقف ہو چکے ہیں مگر بہرحال اسلام ہی کی طرف منسوب ہوتے تھے وہ کیسے اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ کلمہ توحید کو زبردستی مٹا سکیں گے۔ پھر انہوں نے یہاں تک ... اس بات پر جرأت کر دی کہ بعض لوگوں کو کلمہ کے ساتھ وابستہ نہیں رہنے دیا جائے گا اور کلمہ توحید کو جہاں تک بس چلے مٹا کر چھوڑا جائے گا۔

یہ واقعہ ایک انوکھا واقعہ ہے

جو اس سے پہلے کبھی رونما نہیں ہوا۔ تھے بڑے ہی بدنصیب وہ لوگ ہیں جن کا تاریخ میں نام کلمہ مٹانے والوں کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ اس سے پہلے بھی کلمہ مٹانے والے گذرے تھے لیکن ان میں یہ اخلاقی جرأت ضرور تھی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم کلمے کے دشمن ہیں۔ اور کلمہ مٹانا ہمارا مقصود زندگی ہے۔ لیکن اس قسم کی منافق قوم پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھی کہ کلمے کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے کلمہ مٹانا اپنی زندگی کا شعار بنا لے۔ کلمے کے نام پر ایک ملک قائم کیا گیا ہو۔ کلمے کا واسطہ دے کر لوگوں سے ووٹ مانگے جا رہے ہوں اور کلمے کو مٹانا اپنی زندگی کا شعار بنا لیا گیا ہو۔ یہ واقعہ اسلام کی تاریخ کا ایک ایسا منفرد اور ایسا مکروہ واقعہ ہے کہ آپ چاروں طرف نظر دوڑا کے دیکھیں آپ کو کہیں اس قسم کے واقعہ کا شائبہ بھی نظر نہیں آئے گا۔

ان امور پر نگاہ کر کے بسا اوقات بعض احمدی یہ سوچتے ہیں اور طبعاً ان کی یہ سوچ جائز معلوم ہوتی ہے کہ ان دو باتوں میں اتنا تضاد ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک انسان واقعتاً مومن ہو مثلاً خدا پر اور اسلام پر ایمان رکھتا ہو اور ایسی مکروہ حرکات کرنے کا تصور بھی کر سکے اس لئے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ سارے لوگ کلیتاً حقیقی طور پر دہریہ ہیں اور محض ایک فریب کاری ہے اسلام کا نام اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے نہ اسلام سے تعلق ہے نہ خدا سے تعلق ہے۔ لیکن

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علم وتعلم
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ گلوب ... ربڑ ... ۳ کلکتہ ... فون:۔ 27-04 ... گرام:۔ "GLOBEXPORT"

دھرنا کسی کی ذات پر یا کسی گروہ پر کہ وہ دل سے اُس بات کا کلیتاً منکر ہے جس کا اُدعا کر رہا ہے۔ یہ جرأت اختیار کرنے کی کبھی اسلام اجازت نہیں دیتا تاہم اپنے لئے یہ پسند کرتے ہیں اور نہ کسی اور کے لئے یہ پسند کرتے ہیں کہ جو وہ دعویٰ کرتے ہیں اس کے برعکس کوئی دعویٰ ان کی طرف منسوب کریں اگرچہ عقل کے لحاظ سے بظاہر یہی نتیجہ نکلتا ہو کہ ایسے لوگ اپنے دعوے میں یقیناً جھوٹے ہوں گے کیونکہ خدا کی ہستی پر ایمان لانے والے ایسا متضاد طریق اختیار نہیں کر سکتے ناممکن ہے کہ کلمے کی محبت کا بھی دعویٰ ہو اور کلمہ مٹانا اپنی زندگی کے عزائم میں داخل کر لیا گیا ہو۔

ان باتوں پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت پر میری نظر پڑی تو یہ مسئلہ حل ہوا۔ اور یہ وہی آیت ہے جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا کہ دنیا میں بعض ایسے بھی بے وقوف ہوتے ہیں جو نہایت مکروہ کام کرتے ہیں لیکن اُن کا عمل اُن کو حسین دکھائی دیتا ہے۔ زُيِّنَ لَهٗ عَمَلُهٗ ان کا عمل ان کے لئے زینت دیا جاتا ہے خوبصورت بنا دیا جاتا ہے فَرَاٰهُ حَسَنًا وہ اس کو حسین دیکھنے لگتے ہیں۔ جہاں تک انسانی فطرت کا تعلق ہے، عام انسانی مشاہدہ کا تعلق ہے ایسے واقعات بھی ہمیں نظر آتے ہیں کہ پاگلوں میں نظر آتے ہیں یعنی۔

امر واقعہ یہ ہے

کہ ایک آدمی دل کو بہلانے کیلئے کبھی یہ کہہ دیتا ہے کہ میرا یہ گھر محل کی طرح ہے یہ میں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہ شاہی لباس ہے۔ یا بچوں کو بہلانے کی خاطر ٹھیکریاں پکڑا کر ان کو ہیرے اور جواہر بھی کہہ سکتا ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں ہوش و حواس رکھنے والے بھی یا خود اپنے نفس کو دھوکا دینے کی خاطر استعمال کرتے ہیں یا دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ہم عرف عام میں کہتے ہیں کہ دل کا بہلاوا ہے اس میں حقیقت کچھ نہیں۔ لیکن بعض پاگل ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں کہ لوہے کی تار باندھی ہوتی ہے انگلی پہ اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک ملکہ کی انگوٹھی ہے جو ہمارے مقدر میں لکھی گئی تھی جو ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے ورثے میں پائی تھی پھٹے پرانے چیتھڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن کو خلعت شاہی قرار دے رہے ہوتے ہیں سر کے اوپر ایک بوسیدہ بدبو دار ٹوپی پڑی ہوگی اور وہ بڑے عزت اور احترام سے اس کو ہاتھ لگا لگا کر کہیں گے یہ شاہی تاج ہے جو ہمارے سر پہ ہے۔ نہایت بوسیدہ حال میں نہایت پراگندہ حال میں آپ کو ایسے بھی پاگل نظر آئیں گے جو بڑے فخر کے ساتھ یہ اعلان کر رہے پھرتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کے بادشاہ ہیں اور ساری دنیا کے تاج اور جھنڈے اور اُن کے تمام خزائن ہمارے قبضے میں دیئے گئے ہیں تو پاگل پن بھی ایسا ہوتا ہے تو قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ

بعض دفعہ مذہبی جنون یہ شکل اختیار کر لیا کرتا ہے

اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں بظاہر جھوٹے نظر آئیں گے۔ یعنی ان معنوں میں جھوٹے کہ خود بھی جان بوجھ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ فرمایا ہے یہ خود اتنے پاگل ہو چکے ہوتے ہیں کہ ان کو نہایت مکروہ کام خوبصورت دکھائی دیتے ہیں اور جو ان کا فعل ہے۔ اور اس کی پاداش سے یہ بچائے نہیں جائیں گے۔ یہ اعلان ہے جو قرآن کریم میں کیا جا رہا ہے تو اس سلسلے میں اُن احمدیوں کو جو اس فیصلے میں جلدی کرتے ہیں کہ عمداً دھوکہ دینے کی خاطر کلیتاً دہریہ لوگ ہیں جو محض اسلام کا نام استعمال کر کے دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور ان کے دل میں کچھ بھی نہیں اتنا بڑا فتویٰ ان لوگوں کے متعلق صادر نہ کیا کریں میں اُن سے یہ کہتا ہوں کیونکہ دلوں کا حال تو اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور اُسی دلوں کے حال جاننے والے نے ہمیں خبر دے دی ہے۔ اپنے پاس سے کیونکہ جہاں تک دعاوی کا تعلق ہے تم دعویٰ کے معاملے میں آگے نہ بڑھا کرو

دلوں کا حال میں بہتر جانتا ہوں اور میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ مذہبی دیوانے بعض ایسے بھی پاگل ہوتے ہیں۔ کہ نہایت کمینہ اور بد کام کرتے ہیں نہایت بد اعمال رکھتے ہیں اور سمجھ رہے ہوتے ہیں اپنی بے وقوفی میں کہ ہم بہت ہی اچھے کام کر رہے ہیں پس

مذہبی دنیا کی تاریخ

پر جب آپ نظر ڈالتے ہیں اور حق و باطل کی جنگ کا مطالعہ کرتے ہیں تو دونوں طرف اسی قسم کے دیوانے دکھائی دیں گے۔ اور یہ عجیب منظر نظر آئے گا کہ ہر شخص دوسرے کو دیوانہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ انبیاء کو اُن کے مخالفین دیوانہ کہہ رہے ہوتے ہیں اور خدا کہتا ہے کہ انبیاء کے مخالفین دیوانے ہیں اور اُسی مضمون کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یوں بھی بیان فرماتا ہے۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ایمان لے آؤ جس طرح لوگ ایمان لا رہے ہیں تو جواب میں یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم اُسی طرح ایمان لے آئیں جیسے یہ بے وقوف یہ پاگل ایمان لا رہے ہیں قُل اُن سے کہو کہ تم خود ہی دیوانے ہو تم خود ہی بے وقوف ہو۔ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ خدا یہ اعلان کرتا ہے کہ جو لوگ یہ خود ہی بے وقوف اور دیوانے لوگ ہیں لیکن ان کو علم نہیں تو وہاں بھی لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ کر اُن کے دعوے کو اس معنی میں نہیں جھٹلایا کہ جھوٹ بول رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا کہ یہ اس دھوکے میں مبتلا ہیں درحقیقت بہت جھوٹے ہیں لیکن پتہ نہیں کہ ہم بے وقوف ہیں۔ تو ایسا بے وقوف جس کو یہ نہ پتہ ہو کہ میں بے وقوف ہوں اُس کا انجام اُس سے زیادہ بد ہوا کرتا ہے جس کو پتہ ہو کہ میں ایک غلط کام کر رہا ہوں۔ اور اُس بد انجام سے وہ اس لئے بچ نہیں سکتا کیونکہ اُسے علم نہیں تھا کہ میں بے وقوف ہوں یہ دنیا کی ایک بہت بڑی بلا ہے۔ اپنی

جہالت کا شعور

نہ رکھنا جہالت میں اضافہ کرنے کا موجب بنا کرتا ہے جبکہ بیچارے منکسر المزاج اور شکر مزاج بھی ہوں بسا اوقات وہ جانتے ہیں کہ ہم سادہ مزاج ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں تو زیادہ پتہ نہیں اگر ہم سے غلطی ہو گئی تو معاف کر دینا، غلطی ہو گئی تو ہماری راہنمائی کر دینا، لیکن بعض بد قسمت بے چارے نہایت بے وقوف ہوتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بہت چالاک سمجھ رہے ہوتے ہیں اور اُن کا انجام ہمیشہ عام بے وقوفوں کی نسبت بہت زیادہ بد ہوتا ہے۔

تو قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے، حیرت انگیز ہے عالم الغیب والشہادۃ کا کلام انسانوں کی باریکیوں پہ نگاہ رکھتا ہے اور ایسے ایسے رازوں سے ہمیں مطلع کرتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور روح عش عش کر اٹھتی ہے۔ اور بعض غلطیوں سے ہمیں بچا لیتا ہے جو بڑی خطرناک ہیں۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے عاشق اور دیوانے ہیں تو تمہیں کیا حق ہے کہنے کا کہ ہم نہیں ہیں اور دوسری طرف جلدی میں اُن لوگوں کو جو اسلام کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جھوٹے اور دہریہ اور مرتد اور بہت کچھ کہہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دل میں ضرور کچھ ہے ہم تمہیں بتا دیتے ہیں وہ کیا ہے۔

تمہیں یہ حق کوئی نہیں ہے

کہ دعوے کا انکار کرو۔ لیکن انسانی فطرت کے راز ہم تمہیں سمجھاتے ہیں۔ اُن کو سمجھ لو

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش

SK. GHULAM HADI & BROTHERS,

(READY MADE GARMENT DEALERS)

CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, DISTT:- BALASORE (ORISSA) PHONE NO.- 122/223.

اور پھر تجھے بات کیا کرو۔ اُن کو یہ بتاؤ کہ تم اُن بدقسمتوں میں سے ہو مَنْ زُيِّنَ لَهٗ عَمَلُهٗ فَرَاٰهُ حَسَنًا [illegible] ہو گندگی کے اوپر بیٹھے ہوئے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم عطر کی دکان میں [illegible] بیٹھے ہیں، بوسیدہ چیتھڑے پہنے ہوئے ہو اور سمجھ رہے ہو کہ خلعت فاخرہ میں ملبوس ہیں۔ [illegible] خاک آلودہ بال اور چیتھڑے کی ٹوپی پہنی [illegible] اور سمجھ رہے ہو کہ تاج شاہی ہے [illegible] سر کا لباس ہے تو فرمایا یہ اُن بدنصیبوں میں [illegible] اللہ ان کے حال سے باخبر ہے۔ ان کا انجام وہی ہوگا جو ایسے دیوانوں کا ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ انجام کی خبر عجیب [illegible] اس حصے کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ یہ بڑے بدانجام کو پہنچیں گے یہ نہیں فرمایا کہ یہ لوگ تباہ و برباد کر دیئے جائیں گے بلکہ اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ فرماتا ہے۔ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تیرا نفس ان پر حسرتیں کرتا ہوا ہلاک نہ ہو جائے [illegible] یہ غم ہے تجھے ان لوگوں کا اور ان کی ان حرکتوں کا [illegible] یہ تو ہلاک ہوں گے بہرحال تو ان کی ہلاکت کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے۔

کتنا عظیم کلام ہے

کس طرح بیچ کے ایک جملے کو چھوڑ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل پر نگاہ ڈال کے اللہ تعالیٰ اپنے پیار اور محبت کا اظہار فرماتا ہے۔ اور ایک عظیم الشان [illegible] دیتا ہے [illegible] لوگوں کی باتیں کر رہے ہیں تو ہمارے اس بندے کو اس بات سے [illegible] نہیں ہوتی کہ یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ [illegible] ان کی ہلاکت کے [illegible] ظاہر کیا گیا ہے لیکن یہ تو سوال ہی نہیں کہ ہلاک نہیں ہوں گے [illegible] فرمایا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم [illegible] ان کی ہلاکت کے تصور سے وہ [illegible] دل میں حسرتیں اُٹھتی ہیں کاش یہ لوگ کسی طرح [illegible] جس طرح یہ باگیں تڑا کر کوئی جانور بھاگتا ہوا [illegible] گڑھے کی طرف جا رہا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی اگلی آیت میں ایک نہایت لطیف اشارہ اس بات کی طرف بھی فرما دیا کہ ضروری نہیں کہ یہ لوگ ہلاک ہو جائیں۔ [illegible] ہدایت نصیب ہو جیسا کہ پہلی آیت میں یہ فرمایا تھا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ [illegible]

ایک [illegible]

مثال فرمائی۔ فرمایا [illegible] ان معنوں میں پچھلے [illegible] کہ ان میں بستے [illegible] آ جاتی ہے [illegible] ہلاکت [illegible] وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا [illegible] دل [illegible] اس طرح قبول فرماتے ہیں [illegible] کہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ [illegible] ایک بستی مر چکی ہوتی ہے پانی کے بغیر کوئی اس میں زندگی [illegible] پھر اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوائیں چلاتا ہے۔ اور ان رحمت کی [illegible] فضا میں بادل اڑتے ہوئے اس بستی کی جانب بڑھتے ہیں۔ فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ ہم ان کا رخ ان مردہ بستیوں کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ [illegible] اور ان رحمت کے بادلوں کا [illegible] نہیں ہوتا بلکہ اس علاقے کی جس کے مقدر میں ہم نے زندگی [illegible] جسے ہم نے اپنی رحمت سے دوبارہ زندہ کرنے کا فیصلہ فرما دیا ہو وہ بادل سیراب کرتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے تمہاری نظر کے سامنے یہ عجیب معجزہ گزرتا ہے کہ وہ لوگ [illegible] اُٹھتے ہیں اور پھر صدیوں سے جو قبروں میں پڑے ہوئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی زندگیاں پا کر قبروں سے باہر نکلنے لگتے ہیں فرمایا کَذٰلِكَ النُّشُوْرُ اسی طرح ان مردہ لوگوں کا نشور ہوگا ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں۔

عظیم الشان محبت اور پیار کا اظہار

ہے اور کیسے پیارے تسلی دینے والی [illegible] تجھے یہ کہتے ہیں کہ تو غم نہ کر [illegible] اس لئے نہیں کہ [illegible] ہم یہ بتانا چاہتے ہیں [illegible] تمہاری گریہ و زاری کو سنا، تمہارے دل کے [illegible] سے قبولیت کا درجہ بخشا اور ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں [illegible] اور دراصل یہ تیرے دل کی آہوں کا ثمرہ ہے [illegible] ان پر بسنے والے ہیں [illegible] قوم کی [illegible] کا تجزیہ بھی کر دیا اور صحیح طریق بتا [illegible] اس قوم کو [illegible]

پس جماعت احمدیہ کے لئے بھی [illegible] لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ [illegible] رب کی رحمت سے مایوس نہ ہو [illegible] یہ وہم بھی دل میں [illegible] اس طرح گذر چکا ہے ہاتھ سے نکل چکا ہے کہ اب اس قوم کے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی جو لوگ اس قسم کے فیصلوں میں جلدی کر دیتے ہیں وہ بہت بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہ جایا کرتے ہیں۔ [illegible]

مومن کا یہ کام ہے

کہ آخر وقت تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور اپنی کوششوں کو منقطع نہ ہونے دے اور دعاؤں کے ذریعہ اور صبر کے ذریعہ اور نیک نصیحت کے ذریعہ اپنی ذمہ داریوں کو آخر دم تک ادا کرتا رہے [illegible] سپاہی [illegible] آخر وقت [illegible] میدان [illegible] مارا جاتا ہے [illegible] اس کی موت بھی زندگی بن جاتی ہے [illegible] زندگی [illegible] کہ وہ آخر وقت تک اپنے پیغام سے غافل نہیں رہتے [illegible] ادا کرتے چلے جاتے ہیں اور [illegible] اعلیٰ نتائج کو دیکھ سکے [illegible]

اس دور میں جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے

کہ وہ تمام دنیا میں کلمہ توحید کی برتری کے لئے [illegible] اپنے وجود کا ذرہ ذرہ صرف کر دے [illegible] ہر وقت اللہ تعالیٰ توحید حق گائے، حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بکثرت درود بھیجے اور توحید کے پیغام [illegible] اور عجب عملاً [illegible] کوشش کی جا رہی ہے کہ [illegible] بلند کر کے [illegible] حسرتیں [illegible] تکلیف تو ہوگی لیکن

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

[illegible]

کراچی میں معیاری سونے کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۰۰[illegible]

ان کی ہلاکت پر پھر بھی حسرت ہی ہوگی۔ اگر ہم اس نیک جذبے کو اپنا لیں گے اور اس سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زندہ کریں گے تو یقین رکھیں کہ سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو زندہ کرنے والوں کو خدا نے کبھی مرنے نہیں دیا۔ آپ کے ساتھ بھی یہی ہوگا۔

یہ عجیب دور ہے کہ تضاد پر تضاد بڑھتا جا رہا ہے اس ملک میں، اور انکو کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کہہ کیا رہے اور کر کیا رہے ہیں۔

اچھی چیز دل ہو گئے

کہ ایک یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اس ملک میں یعنی پاکستان میں مشرکوں کی کوئی جگہ نہیں بالکل سچ ہے جو ملک کلمۂ توحید کی خاطر بنایا گیا ہو اس میں مشرکوں کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن مشرک کون تھا؟ وہ جو کلمہ کی خاطر جانیں دے رہا تھا؟ یا وہ جو کلمہ مٹانے کے درپے تھا؟ مشرک دو قسم کے ہوتے ہیں۔ کچھ وہ جو بت بناتے ہیں۔ اور ان کی پوجا کرتے ہیں اپنے نفس کی خواہشوں کو خدا بنا لیا کرتے ہیں اور ان کی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اپنے کام سے کام رکھتے ہیں وہ لوگ بھی یقیناً خدا کے غضب کا مورد بنتے ہیں۔ لیکن کچھ بدقسمت ایسے بھی مشرک ہوا کرتے ہیں جو شرک کے انتہائی مقام پر پہنچ جاتے ہیں وہ صرف بتوں کی عبادت نہیں کرتے وہ صرف خود اپنے آپ کو خدا بنوانے کی کوشش نہیں کیا کرتے بلکہ سچے خدا کی بادشاہی کو تباہ کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں وہ کلمہ توحید کو برداشت نہیں کر سکتے اور وہ اپنی ساری کوششیں اس بات پر خرچ کرتے ہیں کہ کس طرح کلمۂ توحید کو مٹایا جائے ایسے مشرکوں کا حال بد تر ہوا کرتا ہے۔

پس آج یہ عجیب واقعہ گذرا ہے کہ توحید کے نام پہ

کلمے کی حفاظت کا کام

تو ہمارے سپرد کر دیا گیا ہے اور کلمے کو مٹانے کا کام حکومت نے اپنے ذمے لیا اور کثرت کے ساتھ ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں کہ حکومت کے دباؤ کے نیچے حکومت کے کارندے زبردستی احمدیہ مساجد اور احمدیہ گھروں سے کلمے مٹا رہے ہیں بلکہ اب تو دو کانوں پر بھی کہیں کلمہ لکھا ہوا نظر آ جائے تو حکومت کے کارندے پہنچ جاتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں ہمیں ہمارے خدا کا یہ حکم ہے کہ کلمے کو مٹا کے چھوڑو۔ وہ کہتے تو نہیں ہیں کہ ہمارے خدا کا حکم ہے۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں ہم اپنی روزی سے مجبور ہیں ہمیں ہمارے سربراہ حکومت کا حکم ہے کہ یہ کلمہ مٹا کے رہو۔ حضرت مسیح موعود ... وہ یہی کہنا چاہتے ہیں کہ تمہارا رازق خدا ہوگا لیکن ہمارا رازق تو یہ سربراہ حکومت ہے جس نے حکم دیا ہے ہم پھر کسی بھی انحراف نہیں کر سکتے اگر ہمیں یہ کلمہ مٹانے کے لئے بھیجا کہے گا تو ہم کلمہ مٹا دیں گے۔ لیکن بہرحال اس حکومت کی اطاعت سے باہر نہیں جائیں گے۔ یہ عجیب فیصلہ ہے نہایت ہی بدقسمتی کا فیصلہ ہے لیکن بہر حال یہی فیصلہ ہے جو اکثر جگہ ہو رہا ہے۔

بہت کم ایسے واقعات آ رہے ہیں نظر کے سامنے جہاں بالآخر حکومت کے کارندے نے کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ ٹھیک ہے اگر یہی بات ہے تو پھر جو چاہے حکومت کر لے ہم واپس جا رہے ہیں ہم اس کلمے کو نہیں مٹائیں گے کسی اور کو بھجوا دیں اور ہمیں فارغ کر دیں ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لیکن ایسے واقعات تھوڑے ہیں زیادہ تر بہت بڑی تعداد میں حکومت کے کارندے کلمہ مٹانے کو بُرا سمجھتے ہوئے جانتے ہوئے کہ ایک نہایت مکروہ فعل ہے نہایت ہی شیطانی فعل ہے مشرکانہ فعل ہے پھر بھی وہ حکومت کے دباؤ کی مجبوری سے یا اپنے رزق کی فرضی حفاظت کے لئے وہ اس بدعمل پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور یہ عجیب حکومت ہے کہ جو بظاہر یہ کہہ رہی ہے کہ مشرکوں کی یہاں جگہ نہیں مگر ساری قوم کو مشرک بنا رہی ہے جب یہ صورت حال ہو کہ سربراہ حکومت کے حکم کے نتیجے میں انسان کلمۂ توحید کو مٹانے پر بھی مجبور ہو جائے تو اس سے بڑا [illegible] کیا ہو سکتا ہے۔ جب ان باتوں کی طرف نگاہ جاتی ہے تو

تاریخ اسلام کا ایک بڑا ہی عجیب واقعہ

نظر کے سامنے آ جاتا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ جب ایران کی حکومت نے بہت بڑا لشکر تیار کرنا شروع کیا تاکہ وہ عرب پر حملہ کر کے اسلام کو وہاں سے نیست و نابود کر دے اور یزدگرد جو بادشاہ تھا اس وقت کا اس نے رستم کے سپرد یہ کیا وہی رستم جو اپنی پہلوانی میں ضرب المثل بن چکا ہے اور بہت بڑا لشکر تیار کیا جا رہا تھا۔ اس بات کی اطلاع جب حضرت سعد بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھجوائی تو حضرت عمرؓ نے جواباً یہ فرمایا کہ تمہیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں تم ایک وفد بھجوا دو اس بادشاہ کے دربار میں اور اس کو ساری صورت حال سے آگاہ کرو اور بتاؤ کہ اسلام پر واقعہ یہ ہے اور جبراً جب اسلام کو مٹانے کی کوشش کی گئی تو ہم نے خدا تعالیٰ کی اجازت سے جوابی کاروائی کی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان علاقوں پر فتوحات عطا فرمائیں اس لئے اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ خدائی توحید کا علمبردار مذہب ہے۔ تمہیں بے وجہ اس سے دشمنی کی کوئی ضرورت نہیں بہر حال وہ وفد بھجوایا گیا جس میں ایک روایت کے مطابق عاصم بن عمرو اس کے سربراہ تھے اور ان کے ساتھ نعمان بن مقرن اور اشعث بن قیس اور قیس بن زرارہ اور عامر بن معدی کرب وغیرہ یہ سب اس وفد میں شامل تھے۔

کسریٰ کے دربار میں جب یہ وفد پہنچا اور گفت و شنید شروع ہوئی تو شروع میں کسریٰ یزدگرد نے بہت ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی اور کہا کہ تمہارا انجام اس طرح ہوگا جس طرح اس سے پہلے عرب کے جاہل قبائل کا ہوتا رہا تم لوگوں کو اپنی تاریخ سے واقفیت ہوگی۔ کس طرح بار بار ہم سے پہلے کسراؤں نے ایسے جاہل باغیوں کو شدید سزائیں دیں تو اپنی عاقبت کا فکر کرو اور ہوش کرو اور ان باتوں سے باز آ جاؤ اور ہم تمہیں اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ تم پر ہم ایک نرم دل بادشاہ مقرر کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اگر تم ہماری شرطیں مانتے ہو تو ہم ایک نرم دل بادشاہ تمہیں دیں گے جو تمہارا ہر طرح سے خیال رکھے گا۔ اور اگر تم بھوکے ہو تو ہم تمہیں روزی کا سامان بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ اگر تم ننگے ہو تو ہم تمہیں کپڑے دے دیں گے لیکن یہ جو سلطنت بنائی ہے اسلام کے نام اس کا خیال دل سے ہٹا دو یہ سلطنت اب ہمارے دامن میں نہیں رہ سکتی۔ جواب میں ان میں سے ایک نمائندے نے کہا عاصم بن عمرو تو نہیں تھے وہ ایک دوسرے نمائندے تھے قیس بن زرارہ انہوں نے اجازت لی کہ میں جواب دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ ہم تو یہ پاک دین دیکھتے ہیں اور تم نے جو باتیں بھی اہل عرب کے متعلق بیان کی ہیں ان سب کو درست تسلیم کر لیتے ہیں لیکن وہ زمانے گئے جس زمانے میں عرب جاہل اور بدو ہوا کرتے تھے اور ہوائے نفس کی خاطر لڑا کرتے تھے اب تو

ایک عجیب روحانی انقلاب

آ چکا ہے اب ہم وہ لوگ نہیں رہے اس لئے تم ہوش کرو اور سمجھو کہ کن لوگوں سے مخاطب ہو۔ اب تو ہم میں خدا کا ایک ایسا پیغمبر ظاہر ہو چکا ہے جس نے ہماری کایا پلٹ دی ہے۔ اس لئے اب وہ قوم نہیں ہے جس کو تم سمجھ کے آج ذلیل اور رسوا کرنا چاہتے ہو۔ ایک نئی قوم ہے جسے اللہ تعالیٰ فتوحات

ارشادِ نبویؐ

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ

(ترجمہ)

عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو

محتاجِ دعا: ممبر مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ [illegible] (بہار شریف)

پر فتوحات عطا فرما رہا ہے۔ اس لئے اپنی عاقبت کا فکر کرو بجائے اس کے کہ ہماری عاقبت کے بارے میں پریشان ہو۔ یہ جواب سن کے مورخین کہتے ہیں کہ غصہ سے کچھ دیر تو وہ کانپتا رہا اپنے ہونٹ چباتا رہا اور کوئی جواب نہیں نکلتا تھا۔ غصے کی شدت کے نتیجہ میں۔ آخر اُس نے اپنے ملازم کو کہا کہ مٹی کی ایک ٹوکری بھر کے لاؤ اور جب

مٹی کی ٹوکری

دربار میں پہنچی تو اُس نے اِن کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ سُنو اپنے امیر سے جو بھی اس کو تم کہتے ہو اُس کو جا کر میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ اگر تاریخ ایران اس بات کی مانع نہ ہوتی۔ اور میرے آباؤ اجداد کی عزت کا سوال نہ ہوتا۔ جنہوں نے کبھی کسی سفیر کو قتل نہیں کیا تو میں ان سب کو قتل کروا دیتا۔ لیکن چونکہ مجھے اپنے آباؤ اجداد کی روایات کی عظمت کا احترام ہے اس لئے میں یہ فعل نہیں کروں گا لیکن تمہارے مقدر میں اس مٹی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ جو تمہیں میں بھجوا رہا ہوں اور جہاں تک تمہارے انجام کا تعلق ہے اس کے بعد کیا ہونے والا ہے میں رستم کو تمہاری سرکوبی کے لئے بھجواؤنگا۔ اور وہ تم سب کو قادسیہ کی خندق میں دفن کرے گا۔ اور عرب کی سرزمین کو سابور کی طرح پامال کر دے گا۔ اور وہاں سے زندگی کا نام و نشان مٹا دے گا یہ میرا جواب ہے تم یہ جواب لے کر روانہ ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ امر بن معدی کرب نے اس ٹوکرے سے مٹی اپنی چادر میں الٹ دی تاکہ آسانی کے ساتھ پھر اُس سے سفر ہو سکے۔ اور وہ مٹی لے کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے اور یہ کہتے چلے گئے کہ الحمد للہ کسریٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی سرزمین ہمارے سپرد کر دی۔ پہلے تو کسریٰ کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ پاگل کیسے ہیں اور اُس نے یہی کہا رستم کو مخاطب کر کے میں نے عربوں سے زیادہ وحشی اور پاگل لوگ نہیں دیکھے اتنا ذلیل و رسوا کر کے سر میں خاک ڈال کے میں ان کو بھجوا رہا ہوں۔ اور یہ نعرے مارتے ہوئے اس طرح جا رہے ہیں جیسے ملک فتح کر لیا۔ چونکہ وہ مشرک لوگ تھے۔ اور توہم پرست بھی تھے رستم نے اُس کو سمجھایا کہ بادشاہ یہ بات نہیں ہے

وہ تو ایک اور فال نکال گئے ہیں

اور وہ فال یہ نکالی ہے کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی مٹی ان کے سپرد کر دی اپنی سرزمین اُن کے حوالے کر دی اس بات پر وہ خوش ہو کے جا رہے ہیں۔ میں تو ان کو بڑا زیرک پاتا ہوں۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ اُس پر اُس نے پیچھے آدمی دوڑائے لیکن وہ سرپٹ گھوڑے اُن کے قابو نہ آئے وہ نکل چکے تھے تو بسا اوقات جہالت میں ایک آدمی ایسی بات بھی کر دیتا ہے۔ جس کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے اُس کے لئے نیک فال ثابت ہوتی ہے۔

پس اگر ایک مٹی کا ٹوکرہ ایک نیک فال بن سکتا ہے تو ہمارے سروں پر جو کلمے کی حفاظت کا ٹوکرا رکھا گیا ہے یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس سے بڑی نیک فال اور کیا ہو سکتی ہے۔ خدا کی قسم کسریٰ کی مٹی کو تو اس کلمے کی حفاظت کی ذمہ داری کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت حاصل نہیں۔ اُس سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ کر یہ نیک فال ہے ہمارے لئے آج خدا کی تقدیر نے کلمہ کی حفاظت کا کام ہمارے سپرد کر دیا ہے ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ اور ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ اور کلمہ کو مٹانے کی ناپاک اور منحوس ذمہ داری تمہارے اوپر ڈالی گئی۔ لیکن

ہم یہ فیصلہ کر چکے ہیں

اور خدا کی قسم ہمارا بوڑھا اور بچہ اور ہماری عورتیں اور جوان اور کم سن سارے اس عہد کے اوپر ہمیشہ پورے رہیں گے کہ کلمۂ توحید کی ہم حفاظت کریں گے اور کلمۂ توحید کو نہیں مٹنے دیں گے نہ ظاہر میں نہ باطن میں کوئی نہیں ہے جو کلمہ سے وابستگی کا حق ہم سے چھین سکتا ہو ہم یہ پسند کریں گے کہ ہمارے وجود مٹا دیئے جائیں لیکن یہ پسند نہیں کریں گے کہ کلمہ توحید کو دنیا سے ناپید کیا جائے۔ یہ تو ہماری پسند ہے لیکن خدا کی پسند اور ہے۔

خدا کی پسند یہ ہے

کہ کلمہ کی حفاظت میں اپنے نفسوں کو مٹانے والے اپنے وجود کو ملیا میٹ کرنے والے کبھی دنیا سے نہیں مٹائے جاتے۔ اور ہمیشہ وہی لوگ مٹائے جاتے ہیں جو خدا کی توحید پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور خدا کی توحید کو مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ بس وہ تمہارا مقدر ہے اور یہ ہمارا مقدر ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں تمہارے دلوں میں تمہارے لئے حسرات ہیں اور ہماری یہی دعا ہے کہ اے خدا جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے پاک دل کی دردناک آہوں پر نظر کر کے گناہوں کو اُن رحمتوں کے بادلوں میں تبدیل کر دیا تھا جو مردہ بستیوں کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ ہواؤں کے دوش پر اور جنہوں نے رحمتوں کی اور زندگی کی بارشیں برسا دی تھیں۔ اے خدا! ہم محمد مصطفیٰؐ کے عاجز غلاموں پر بھی ویسے ہی رحم کی نظر فرما ہمارے دل کی آہوں کو بھی ہماری قوم کے لئے رحمتوں کے بادلوں میں تبدیل فرما دے۔ اس مردہ بستی کو ہمارے دل کے خون کا ہر قطرہ پھر زندہ کر دے اور سارا ملک کلمۂ توحید کے ایسے نعروں سے گونج اُٹھے جن کے مقدر میں کبھی مرنا نہ ہو ہمیشہ پھیلتے چلے جائیں اور تمام دنیا پر یہ آواز غالب آتی چلی جائے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین)

دُعائے مغفرت

(۱) :۔ ربوہ سے محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان نے یہ اندوہناک خبر دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ مورخہ ۱۲-۵-۸۵ کو صبح چھ بجے ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ گزشتہ چند ماہ سے علیل تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کو بتاریخ ۱۳-۵-۸۵ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ قارئین سے والدہ محترمہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم درویش ظاہر ریڈیو قادیان

(۲) :۔ جماعت احمدیہ اونہ گام (کشمیر) کے ایک بزرگ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب والی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۸-۴-۸۵ کو بعمر ۶۳ سال صبح ساڑھے دس بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند دیانتدار اور شریف النفس وجود تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ ایس اے منیر اونہ گام (کشمیر)

(۳) :۔ افسوس! میرے پھوپھا جان مکرم فاضل الدین صاحب ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۱۶-۴-۸۵ کو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی تھی۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ فاطمہ بائی الہ دین صاحبہ نے بغرض تحریک دعا ... روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے پھوپھا جان مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ حافظ صالح محمد الہ دین سکندر آباد

نورِ احمدیت

از مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعین ساندھن (آگرہ)

نورِ احمدیت کا ظہور ان نعمائے الٰہی میں سے ایک ہے جن سے دُنیا گزشتہ زمانوں میں بھی برابر مستفید ہوتی رہی ہے اور جس طرح ان نعمائے الٰہی سے پچھلے زمانوں میں انکار ہوتا رہا ہے اسی طرح اس تازہ نعمت الٰہی کے ظہور کے بعد وہی انکار اپنے پورے عواقب اور نتائج کے ساتھ آج بھی موجود ہے ان نعمائے الٰہی کی شناخت اور امتیاز کا احساس اگر آج کی مادی دُنیا سے کلیتًا مفقود نہیں ہوا ہے تو بہت حد تک مضمحل اور کمزور ضرور ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی انسان کی بصیرت اور دینی بصارت اسی طرح کمزور ہو چکی ہے جیسے کبھی پہلے تھی۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔

میرے لئے موقع نہیں کہ اس اجمال کی تشریح اس مختصر نوٹ میں کر سکوں بہر کیف ان نعمائے الٰہی میں سے جو احمدیت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل احمدیت کے ذریعہ ہمیں عطا ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے بڑی بڑی ضخیم کتابیں بھی کافی نہیں ہو سکتیں اور یہ کام بھی سلسلہ کے جید علماء ہی کر سکتے ہیں لیکن بمطابق مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ صرف تین نعمتوں کا ذکر کر رہا ہوں جو احمدیت کی بدولت ہم کو عطا ہوئی ہیں۔ یعنی وتیرِ قلب۔ نورِ بصیرت اور فہمِ قرآن وہ خاص نعمائے الٰہی ہیں جو احمدیت کے ذریعہ سے دُنیا کو عطا کی گئی ہیں۔

وتیرِ قلب

وہ نعمت الٰہی ہے جس کی نسبت حدیث شریف میں آتا ہے کہ۔ لیس الایمان بالتمنّی ولا بالتحلّی الّا ما وقر فی القلب احمدیت کا یہ پہلا شیریں ثمر ہے۔ سبحان اللہ کیا شجرہ طیبہ ہے اور کیا لذیذ اس کا پھل ہے جو یک چکنے کے بعد اس تقوی اللہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کی نسبت ارشادِ الٰہی ہے کہ واتقوا اللہ یعلمکم اللہ اور اس طرح ایک اُمّی اور متقی احمدی پر مدینۃ العلم کا دروازہ کھل جاتا ہے جس میں داخل ہو کر وہ ٹھنڈے سایہ میں بیٹھ کر مطمئن قلب کے ساتھ اپنے مخالفین سے مخاطب ہو کر نعرہ لگاتا ہے کہ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا۔ اور یہ مخلصانہ نعرہ محض مخلوق کی ہمدردی کے لئے اس نیت و ارادے کے ساتھ بلند ہوتا ہے کہ جس روحانی نعمت سے ہم مستفید ہو رہے ہیں اس سے دوسروں کو بھی متمتع کیا جائے تاہم یہ نعرہ لگاتے وقت بھی خدا کے یہ بندے رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کی دُعا سے غافل نہیں رہتے اور اس کی برکت سے محسوس کرتے ہیں کہ وہ نور بھی جس کی نسبت ارشاد الٰہی ہے کہ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ان کے ساتھ ہے اور یہ نورِ بصیرت بالآخر ان کو اس نعمت عظمیٰ تک پہنچا دیتا ہے جس کو فہمِ قرآنی کہتے ہیں اور اس سے بڑی کوئی نعمت ایک مسلمان کے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتی۔ اگر فضل الٰہی شامل حال ہو اور فہمِ قرآنی کے بعد اس پر عمل کی توفیق بھی مل جائے تو نورٌ علیٰ نور۔

فہمِ قرآنی کی ایک چھوٹی سی مثال ایک بہت ہی مختصر آیت کی اس عملی تفسیر سے مل سکتی ہے جو جماعت احمدیہ میں رائج ہے قرآن کریم میں حکم ہے کہ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یہاں صلوٰۃ الوسطیٰ کے معنی حل کرنے کے لئے مفسرین نے بعض روایات کا بھی ذکر کیا ہے اور اس بنا پر اکثر نے نماز عصر کو اور بعض نے ظہر کو یا دوسری نمازوں کو صلوٰۃ الوسطیٰ قرار دیا ہے۔ یہ سب تاویلیں اور تفسیریں صحیح ہیں۔ لیکن وسطیٰ کا جو مفہوم ایک احمدی کے دماغ میں آتا ہے اور جس پر وہ عمل کرتا ہے وہ بلحاظ اپنی لطافت کے ایک مومن کو انشراح صدر پیدا کر دیتا ہے اور غالب تعداد احمدیوں کی اس پر عامل ہے۔ کلام الٰہی وکذالک جعلناکم اُمّۃً وّسطًا سے بھی یہی مفہوم پیدا ہوتا ہے اور مشہور مقولہ ہے کہ "خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا"۔ مشہور امام لغت نے جمہرۃ میں اَوْسَطُهُمْ کے معنی خیرہم تسلیم کئے ہیں۔ پس صلوٰۃ الوسطیٰ کے معنی اُس نماز کے ہوئے جو عمدہ طریق پر تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کی جائے۔ یعنی بہترین نماز جو افراط و تفریط سے محفوظ ہو اس لئے آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے مومنو! اپنی صلوٰۃ کی حفاظت کرو اور اس کو بہترین طریقہ پر ادا کیا کرو اس معنی کی تائید اس آیت کے اگلے الفاظ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ) سے بھی بخوبی ہوتی ہے جس کے معنی ہیں کہ ادب اور خشیتِ الٰہی کے ساتھ جنابِ الٰہی میں کھڑے ہوا کرو ادب اور خشیتِ الٰہی کے ساتھ نماز ادا کرنا ہی صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی بہترین نماز ہے۔ اس معنی کے لحاظ سے نہ صرف عصر و ظہر بلکہ ہر ایک وقت کی نماز نماز وسطیٰ ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان معنوں کو پیش نظر رکھ کر روایات میں بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے اس کی تطبیق بھی دی جا سکتی ہے یہ مختصر سی مثال اور چھوٹا سا نمونہ اس نعمت عظمیٰ کا ہے جو احمدیت کے ذریعہ ہم کو حاصل ہوئی اور جس پر بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عامل اور اس کے اغیار محروم ہیں۔

اس لئے اس نعمت پر جس قدر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا جائے کم ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کا تصور کرنے سے ہی ہمارے دلوں سے بے ساختہ یہ دُعا زبان پر آ جاتی ہے کہ اللّٰھم اتمم نورنا واغفرلنا انک علیٰ کل شیٔ قدیر۔ اللّٰھم آمین ✦

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

★ — عزیز مکرم ذی شان احمد صاحب ابن مکرم شفیع احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی کا نکاح مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ایس وی کنجی احمد صاحب آف کینانور کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر بمقام پینگاڈی مکرم ایم کنجامو صاحب آف ٹیلیچری نے پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم شفیع احمد صاحب نے تیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرًا۔

خاکسار۔ کے زین الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

★ — مورخہ ۲۷/۱/۸۵ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہٗ نے مکرم معراج الدین صاحب ڈار ابن مکرم جلال الدین صاحب ڈار ساکن آسنور (کشمیر) کا نکاح مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی بھدرواہی ساکن قادیان کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اُسی روز بعد نماز عصر بارات مکرم محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی کے مکان پر پہنچی۔ جہاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا کروائی جس کے بعد رخصتانہ عمل میں آیا۔

مورخہ ۲۹/۱/۸۵ کو مکرم جلال الدین صاحب نے کم و بیش دو صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ اس موقعہ پر موصوف نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین (ادارہ)

★ — مورخہ ۲۴/۳/۸۵ کو بعد نماز عشاء بمقام بھرت پور (سیوان) خاکسار نے مکرمہ وحیدہ رحمٰن صاحبہ بنت مکرم فضل الرحمٰن صاحب آف بھرت پور کا نکاح مکرم اختر پرویز صاحب سیکرٹری مال ابن مکرم محمد مسلم صاحب مرحوم آف بھرت پور کے ساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۲۵/۳/۸۵ کو شادی کی تقریب عمل میں آئی اور مورخہ ۲۶/۳/۸۵ کو مکرم اختر پرویز صاحب نے چار صد سے زائد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔

ہر دو مواقع پر غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ موقعہ کی مناسبت سے خاکسار نے مؤثر تقریر کی۔ حضور ایدہ اللہ کے سوال و جواب کی کیسٹ سنانے کے علاوہ خود خاکسار نے بھی بعض دوستوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ اور اُردو ہندی لٹریچر تقسیم کیا۔ فریقین نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے۔ فجزاہم اللہ خیرًا۔ خاکسار۔ ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ بھاگلپور

• — قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

افکارِ معاصرین

غریبِ شہر سخن ہائے گفتنی دارد

تحریر: سیّد [illegible]

تہذیبی زندگی کا مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ایک طاقتور حکمران کو اس کی غلطی پر ٹوک دیں۔ مسئلہ یہ بھی ہے کہ راستے والے کے تیز بہاؤ کے خلاف تیرنے کی .... کوشش بھی کبھی کی جاتی ہے۔ لوگ غلط سمت میں جا رہے ہوں تو انہیں متنبہ کرنے کی جسارت بھی موجود ہو۔ سارتر (یا سارتر) بہت بڑے مفکر، ادیب اور دانشور تھے لیکن مجھے ان کا وہ جواب، ایک آئینہ دکھایا جو انہوں نے اس سوال کے سلسلے میں کہ سیاسیت کیوں ان کا محبوب موضوع بنتی ہے۔ یہ کہہ کر دیا تھا۔ اس لئے کہ پڑھنے والوں کی اکثریت اسے پسند کرتی ہے۔ بات تو وہ کہی جائے جسے کہنے والا صحیح سمجھتا ہو اور یہ نہیں تو خاموشی ایک ایسا نسخہ ہے جسے اکابر نے عام طور پر سب کے لئے تجویز کیا ہے۔

برادرم حنیف رامے۔ ایک دانشور ہیں اور دانشوری کے ساتھ ممتاز سیاستدان بھی۔ دانشور عام طور پر اظہار خیال میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ جری ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اسی نسبت سے سیاستدان بات کہتے ہیں تو مصلحت یا ہوش مندی کے ترازو میں تول کر۔ لیکن دانشور حنیف رامے نے پچھلے دنوں جنگ لاہور میں احمدیوں کے بارے میں جو مضمون لکھا ہے اس میں دانشوری کا عنصر انتہائی خوشگوار انداز میں سیاستدانی کے پہلو اور مصلحتوں پر غالب آگیا ہے۔

احمدی نوجوان چند دنوں سے کلمہ اپنے سینوں پر سجا کر اسلام سے اپنی گہری عقیدت کے اظہار کے لئے عوام میں گھومتے ہیں۔ لیکن پولیس کو یہ بات ناگوار گزری۔ اور اب تک درجنوں احمدی نوجوان اس جرم میں (جی ہاں۔ جرم میں) گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ رامے صاحب نے اسی حرکت کے خلاف ملک کے باضمیر حلقوں کی طرف سے احتجاج کیا ہے۔ احمدیوں کی مساجد سے سے کلمہ کی عبارتیں پہلے ہی نوچ دی گئی تھیں۔ اب ان کے سینوں سے بھی کلمہ کے الفاظ ہٹانے کے لئے پولیس حرکت میں آگئی ہے۔

اس عبارت کو ذرا پھر پڑھیئے۔ بعض عبادت گاہوں سے کلمے کی عبارت مٹا دی گئی اور بعض لوگوں کو کلمہ کے الفاظ اپنے سینے پر لگا دینے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ ذرا فرض کریں کہ آپ یہ اطلاع برازیل میں بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ تو پھر آپ کا تاثر کیا ہوگا ...... ؟

یعنی آپ کیا سوچیں گے۔ کہ یہ خبر کس ملک سے آسکتی ہے۔ لازماً آپ کا ذہن فوری طور پر روس یا مشرقی یورپ کے اشتراکی ملکوں یا اسرائیل کی طرف جائے گا۔ جہاں کچھ پُرجوش اشتراکی یا انتقامی جذبہ رکھنے والے یہودی یہ حرکت کر سکتے ہیں۔ ورنہ کسی اور ملک سے تو آپ یہ توقع کرنے سے رہے کہ کلمے کے ساتھ یہ سلوک ممکن ہو سکے گا۔ لیکن نیازؔ کن زگلستان من بہار مرا۔ کہ کلمے سے یہ محبت میرے اور آپ کے ملک میں بھی قابلِ تعزیر قرار دی جا سکتی ہے۔ یہ تو کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ ایسا ممکن ہوگا۔ لیکن ایسا ممکن ہو رہا ہے۔ تاریخ کبھی ٹیڑھے راستے سے بھی سفر کیا کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کیا کلمہ کو اپنے سینے پر یا اپنی عبادت گاہ پر چسپاں کرنا گناہ ہے؟ آپ یہ جواب نہ دیں کہ احمدی کافر ہیں۔ اس لئے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ کلمے کا اس طرح استعمال کریں اس لئے کہ آپ کے اس جواب پر پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا کسی کافر کا کلمے کو اپنی عبادت گاہ یا سینے پر چسپاں کرنا قابلِ گرفت اقدام ہے؟ یعنی کیا اسلام کی پوری تاریخ میں کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ کسی غیر مسلم کو کلمے سے محبت کرنے سے منع کیا گیا ہو۔ کوئی معمول سے زیادہ بیوقوف شخص بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ احمدی نوجوان کلمے سے محبت اور عقیدت کے اظہار کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور صورت حال جب یہ ہے تو کتنی عجیب اور حیرت انگیز بات پیدا ہوئی کہ پاکستان کے مسلم معاشرے میں کلمے سے محبت کا اظہار جرم قرار دیا گیا۔ ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہیئے۔

یہ دو عملی تو ملاحظہ ہو کہ ایک طرف تو ہمارے معاشرے کی ایک جماعت نے اپنی سرگرمیوں کا ماحصل ہی یہ قرار دے رکھا ہے کہ لوگوں کو کلمہ سکھا دے۔ اور دوسری طرف ان نوجوانوں کی گرفتاریاں جاری ہیں جو کلمے سے غیر معمولی عقیدت اور محبت کے اظہار کے لئے اسے سینوں پر چسپاں کر لیتے ہیں۔ پھر یہاں ایک اور سوال بھی ہماری مذہبی غور و فکر کو حرکت میں لاتا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان ہونے پر مصر ہو اور کلمے سے عقیدت کے اظہار پر جیل تک جانے پر آمادہ ہو اسے غیر مسلم قرار دینے کا کیا جواز پیدا ہوگا؟ تاریخِ اسلام کے قرنِ اول میں کسی ایسے شخص کو جو صرف کلمہ گو ہی نہ ہو بلکہ کلمے سے شدید عقیدت کا اظہار بھی کر رہا ہو اور اس کے لئے قربانی تک دینے کو تیار ہو اور دے رہا ہو، کسی نے غیر مسلم قرار دیا ہے۔ ہاں اسے منافق ضرور کہا جا سکتا ہے لیکن کیا کسی منافق کو اکابرِ اسلام نے کلمہ پڑھنے سے روکا ہے؟ ان سوالات کا جواب کوئی اثبات میں نہیں دے سکتا۔ اور صورت جب یہ ہو تو کلمے سے عقیدت کے اظہار پر کسی کو مستوجب دار ... قرار دینا اسلام کی وہ تعبیر ہوگی۔ جو اسلام کے مزاج اور تاریخِ اسلام کے متعین اور واضح رجحان سے کبھی کوئی لگا نہیں کھا سکے گی۔ یہ تو فی الواقع ایک ایسی نوشتانی ہوگی جسے صرف گستاخانہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

چلیئے مان لیجیئے کہ احمدی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ لیکن اقلیت بن جانے کے بعد اسلامی رُو سے، سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے وہ کچھ ایسے حقوق کے مستحق تو یقیناً ہو جاتے ہیں جن سے کوئی حکومت انہیں محروم نہیں کر سکتی۔ خاص طور پر عقیدے کے معاملے میں ان پر جبر کوئی نہیں کر سکتا۔ انہیں کلمے سے عقیدت ہے۔ اس عقیدت کے اظہار سے کوئی انہیں کیسے محروم کر سکے گا۔ کلمے سے تو مسلمان بھی عقیدت اور محبت رکھتے ہیں۔ لہٰذا کوئی یہ کیسے کہہ دے گا کہ اس اظہارِ عقیدت سے کسی کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں تو پھر۔ تو پھر برادران عزیز کلمے سے عقیدت کے اظہار کی یہ تحریک، کس قانون، کس قاعدے سے لائق سزا قرار پائے گی کہیئے اس عجوبہ کاری کا کسی نہج بھی کوئی جواز مہیا ہوتا ہے ...؟

احمدی غیر مسلم ہیں! آپ نے یہ بات تحریکِ پاکستان کے وقت کہہ دی تھی یا نہیں؟ آپ یہ جواب دیں گے کہ یہ بات اُسی وقت ... کے لئے کہی جا چکی تھی اور آپ کا یہ ... صحیح بھی ہوگا۔ لیکن۔ یہ لیکن بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ کہ آپ جنہوں نے یہ بات کہہ دی تھی۔ تحریکِ پاکستان میں شامل نہیں تھے۔ خود تحریکِ پاکستان اور اس کے نظریاتی محافظ۔ یعنی قائد اعظم محمد علی جناح نے آپ کے اس موقف کو دائیں ... پر مسترد کر دیا تھا۔ قائد اعظم نے پاکستان کی تحریک کے لئے کلمہ گو یوں کو دعوت دی تھی اور انہوں نے احمدیوں کو کافر قرار دینے کے مطالبے کو سختی کے ساتھ مسترد کر دیا تھا۔ پھر بات اس نقطے پر آکر نہیں رُکی۔ پاکستان کے بانی نے تو طے شدہ غیر مسلموں کو مسلمانوں کے بالکل مساوی حقوق دینے کا ڈنکے کی چوٹ پر اعلان بھی کیا تھا۔ یہ بات تو البتہ منطقی تسلسل رکھتی ہے کہ جو لوگ قائد اعظم اور تحریکِ پاکستان کے مخالف تھے وہ پاکستان کے باشندے ہونے کے باوجود ...... قائد اعظم کے نظریوں اور تحریکِ پاکستان کی نفی کرتے ہیں۔ بلاشبہ ایک آزاد ملک کا شہری ہونے کے ناطے یہ ان کا حق ہے اور ان ... سطور کا لکھنے والا ان کے حق کو تسلیم کرتا ہے بلکہ والٹیئر کی طرح جس نے ردسو کو لکھا تھا کہ جناب والا میرے نظریئے آپ کے نظریوں سے ٹکراتے ہیں۔ لیکن میں آپ کے اس حق کے لئے کہ آپ مجھ سے اختلاف کرتے رہیں ....

... آپ کی طرف سے لڑتا رہوں گا۔ مگر ان حضرات کا حق بھی مانتا ہوں جو پہلے بھی قائد اعظم کے مخالف تھے اور آج بھی ان کے نظریوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن انہیں بھی ان ... احمدیوں کا حق ماننا چاہیئے جو تحریکِ پاکستان میں قائد اعظم کے ساتھ تھے اور آج بھی قائد اعظم کے اُصولوں کو جمہوریت، اور اخلاقی اقدار کے عین مطابق سمجھ کر ان پر عمل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بانیٔ پاکستان ' ایک غیر فرقہ دارانہ ریاست بنانے کا بار بار اعلان کرتے رہے۔ انہوں نے قیامِ پاکستان کے بعد علی الاعلان کہا تھا۔ کہ دین انفرادی مسئلہ اور ریاست کا چلانا اجتماعی ذمہ داری ہے اس لئے اسٹیٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی ایک ... کے کسی کو دوسرے فرقے پر حکومتی طاقت کے ذریعے تھوپ دے۔ دین، موعظت ... سے پھیلتا

ہے۔ اور حکومت اپنا آخری جواز طاقت سے حاصل کرتی ہے۔ اس لئے دین کو طاقت سے پھیلانے کا تصور جوہری طور پر دین کے تبلیغی طور پر پھیلنے کے اساسی تصور کی ضد ہے۔ دین کو طاقت، تخویف، مخالف گروہوں اور اقلیتوں کے حقوق چھیننے کی دھمکی کے ذریعہ پھیلانے کی سعی دین کے پاکیزہ تصور کی توہین ہے اور ان مقدس ہستیوں کی جناب میں گستاخی جنہوں نے بے پناہ جسمانی مشقتیں اُٹھا کر تہذیب اور شرافت کی قدروں کو بربریت نواز معاشروں میں پھیلایا تھا۔

اور اسلام ـــ ! اسلام کے ساتھ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ اس کو طاقت کی ترازو میں تولا جائے۔ اسلام یا اس کی کسی خاص تشریح کو قوت اور تخویف یا کسی اقلیت کے بنیادی حقوق چھیننے کے قوانین بناکر کم تعداد لوگوں کو اس تشریح کے ماننے پر مجبور کرنا اسلام کی توہین ہے۔

احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اور کیا جارہا ہے۔ ہمیں ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیئے کہ وہ اسلام کے بنیادی تصور شرافت و اخلاق کے اسلامی نظریوں، قائد اعظم اور تحریک پاکستان کے جوہری تصورات اور وعدوں کی کھلی نفی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور جب تک یہ طرز عمل جاری رہے گا ہم اسلام کے آفاقی نظریوں، مہذب دنیا کے اخلاقی تصورات اور اپنے ضمیر کے سامنے شرمندہ رہیں گے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اُن غیر منصفانہ قوانین کو ختم کر دیں۔ جو احمدی اقلیت کے خلاف بنائے گئے ہیں اور جو دین کے پاکیزہ تصور کی ضد اور خاتم النبیین رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشن اور سُنّت کو سبوتاژ کر دینے کی حیثیت رکھتے ہیں

ہم نے ایک ایسے پاکستان کے لئے جدوجہد کی تھی۔ ایک ایسے معاشرے کے قیام کے لئے قربانیاں دی تھیں جہاں ہر شہری کو ہر دوسرے شہری کے برابر حقوق و مراعات حاصل ہوں گی اور ذات، عقیدہ، نسل اور صنف کے امتیاز کے بغیر یکساں درجے کا شہری خیال کیا جائے گا۔ یہی اسلام کا منشور بھی ہے اور یہی اُصول اقوام متحدہ کے منشور میں بھی اپنایا گیا ہے اور ہم نے ان دونوں منشوروں پر بطور قوم دستخط کئے ہیں۔ لیکن اب اس شومئی قسمت کو کیا کیجیئے کہ آج ہم ان دونوں منشوروں کو باقاعدہ قوانین بناکر توڑنے کی جرأت کر رہے ہیں اور وہ سارے وعدے، سارے اعلانات بھلا بیٹھے ہیں۔ جو پاکستان کے بانی نے ایک بار نہیں بار بار کئے تھے اور جو اُن لوگوں کے لئے تو لازماً قابل تقلید ہونے چاہئیں۔ جو قائدِ اعظم سے محبت... اور ان کے اصولوں پر چلنے کی قسمیں کھایا کرتے ہیں۔

یاد رکھیئے! تاریخ نے سنگین گناہوں کو معاف کرنے کی عادت ابھی تک نہیں ڈالی۔ مظالم یعنی کائنات کے دروبست کو بگاڑنے کی غلطی اپنا خطرناک ردِّعمل ضرور پیدا کرتی ہے۔ لہذا اعلیٰ اخلاقی قدروں کے احترام میں نہ سہی۔ محض پریگمیٹک تقاضوں کے خیال ہی سے سہی۔ اُن حقوق شکنیوں اور زیادتیوں کو بند ہو جانا چاہیئے جن کا نشانہ احمدی اقلیت بنی ہوئی ہے۔ اور اُن قوانین کو ختم ہو جانا چاہیئے جو اُن کے حقوق چھیننے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ورنہ .... ورنہ ان معصوم بچوں کی آہوں کی تیز حرارت سے کوئی محفوظ نہ رہ سکے گا۔ جن کے نگہبانوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔ اور وہ بے گناہ نانِ شبینہ کو محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔

افسوس۔ ہمارے آئیڈیل کو اس شرمناک انداز میں ذبح کر دیا جائے گا۔ یہ تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

{ روزنامہ "امن" کراچی
۱۲ مارچ ۱۹۸۵ء
بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" ۳۰ مارچ ۸۵ء }

درخواست ہائے دُعا

● ـــ محترمہ اختر بیگم صاحبہ اہلیہ بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور، اپنے شوہر کی کامل وعاجل شفایابی نیز بڑے پوتے عزیز نصیر احمد سلمہٗ اور دیگر تمام پوتا پوتیوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔

● ـــ مکرم بشیر الدین صاحب کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی والدہ محترمہ کی صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے۔

● ـــ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب پیڈاگنور (ضلع کٹک) اپنے ان اقارب کی جو بسلسلہ ملازمت عرب میں مقیم ہیں، کی دینی و دُنیوی ترقیات اور صحت و سلامتی کیلئے۔

● ـــ مکرم محمود احمد صاحب پرویز کالابن کوٹلی (جموں کشمیر) پی یو سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے۔

● ـــ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی "قادیان" پانچ روپیہ اعانت بدر میں ادا کرکے اپنے بھتیجے عزیز محمد قاسم کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور شفایابی نیز والدہ محترمہ کی صحت و سلامتی اور قبولِ حق کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کو "میگھانند شاہ ایوارڈ"

جماعتی حلقوں میں یہ خبر خوشی سے پڑھی جائے گی۔ کہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کو بتاریخ ۶/۴/۸۵ کو دہلی میں دس ہزار روپے مالیت کا "میگھانند شاہ ایوارڈ" دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس ایوارڈ کو محترم موصوف کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

واضح رہے کہ یہ ایوارڈ آپ کو نظریاتی سائنس میں نمایاں خدمات اور تحقیق کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ محترم حافظ صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں جو حیدرآباد کے کثیر الاشاعت روزنامہ "نیوز ٹائم" میں شائع ہوا ہے، یہ انکشاف کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رویاء میں دکھایا گیا تھا کہ مجھے کوئی اعزاز ملا ہے۔ اور یہ دراصل حضور کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ محترم حافظ صاحب کو جب فیلوشپ کا اعزاز ملا۔ تو آپ نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا۔ کہ حضور کی رویاء پوری ہو گئی ہے جس پر حضور نے تحریر فرمایا کہ میری رویاء اس اعزاز سے پوری نہیں ہوئی۔ اور جب آپ کے تعلق سے میگھانند شاہ ایوارڈ دیئے جانے کا اعلان ہوا تو محترم حافظ صاحب نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا کہ اب حضور کی رویاء پوری ہو گئی ہے جس پر حضور نے ازراہِ نوازش تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ترقیات عطا کرے۔ لیکن اس ایوارڈ پر میری خواب کو تعبیر نہ کریں۔

قارئینِ بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کو صحت دے اور حضور کی خواہشات کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

(خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

پروگرام دورہ نائب وکیل المال تحریکِ جدید

مکرم منظور احمد صاحب گجراتی نائب وکیل المال و مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریکِ جدید، صوبہ یوپی و بہار کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا وصولی و اضافہ چندہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران، مبلغین و معلمین اور افرادِ جماعت کما حقہٗ تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی
لکھنؤ	۲۷/۴/۸۵	خانپور ملکی	۸/۵/۸۵
بنارس	۲۸	مونگھیر	۹
آرہ	۲۹	رانچی	۱۰
اردل	۳۰	جمشید پور	۱۱
پٹنہ	۱/۵/۸۵	موسیٰ بنی مائنز	۱۲
مظفر پور	۲	کانپور	۱۵
گیا	۳	بریلی	۱۶
بھاگلپور	۴	علی گڑھ	۱۷
تره پوره	۵	دہلی	۱۸
پاکوڑ	۶	میرٹھ	۱۹
بلاری	۷	قادیان	

پاکستان میں اسلامی نظام کی آڑ میں امن اور قانون کا دیوالیہ!

کویت (سعودی عرب) سے ایک دوست کا دردناک اور فکر انگیز مکتوب

موصلہ: مکرم سید عبد الباقی صاحب مجسٹریٹ درجہ اوّل پٹنہ - بہار

.... اگرچہ جو کہانی تھوڑی دیر میں لکھنے والا ہوں، بظاہر ذاتی لگتی ہے لیکن بقول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جماعتی تعصب کے نتیجہ میں ہے ....

اس ذکر میں آپ کو تمام واقعات مل جائیگا جس سے آپ کو اپنے احباب کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو جائیگا۔

بات کچھ یوں ہے کہ حکومت (پاکستان) نے پولیس اور دیگر اداروں کو ہدایت دی ہے کہ احمدیوں کو ہر طرح سے تنگ کرو۔ معمولی معمولی باتوں کو بڑھا کر گرفتاریاں کرو اور کیس کو ناقابلِ ضمانت قرار دو۔ تاکہ یہ لوگ عدالت ہائے عالیہ تک پہنچ جائیں تا حکومت کے مخالف مولویوں کو خوشی ہو اور وہ حکومت کی مخالفت نہ کریں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ایکسائز (EXCISE) والوں نے مجاہد سے ربوہ کے دو ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی دو دکانوں پر پولیس کو لے کر چھاپہ مارا۔ KAID کیا (جس کو وہ اپنی زبان میں RAID کہتے ہیں) اور ان کی دوائیاں جو کہ الکوحل ALCOHOL یا ریکٹیفائیڈ سپرٹ RECTFIE SPRIT میں بنائی جاتی ہیں۔ ان پر دوائیوں کے نام اور ان کی طاقت بھی درج تھی ضبط کر لے دونوں ڈاکٹروں کو گرفتار کر کے تھانے لے گئے۔ اور F.I.R یعنی ابتدائی رپورٹ میں شراب بنانے، رکھنے اور بیچنے کا الزام لگا کر چالان کاٹ دیا۔ ان دونوں میں ایک تو میرے بڑے داماد سید عبد الرحمن صاحب تھے اور دوسرے قاضی منصور احمد صاحب بھٹی تھے۔ یہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۴ء قریباً مغرب کا وقت تھا۔

اس شام میرے چچا جان (جو کہ میرے سسر بھی ہیں) حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا جنازہ جیکب آباد سے آیا جو دراصل ربوہ میں رہتے ہیں لیکن اپنے عزیزوں کو ملنے سندھ گئے تو اچانک عارضہ قلب میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے۔ بہت چچا صاحب کے دو صاحبزادے واقفِ زندگی ہیں۔ ایک تو برادرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا ہیں۔ دوسرے برادرم مرزا ... صاحب ... امریکہ ہیں۔ ... تجہیز و تکفین میں مشغول تھا۔ اور پھر ویسے بھی آجکل ہمارے خاندان کے مرد افراد ربوہ میں نہیں ہیں۔ غرض اس دوڑ دھوپ میں ان گرفتار شدہ لوگوں کے لیے فوری طور پر کہیں پہنچ نہ ہو سکی اور اس طرح باوجود کافی ... ادھر ادھر دوڑنے کے صرف یہ فائدہ ہوا کہ ان لوگوں کو پولیس نے مارا نہیں۔ چونکہ منصور احمد بھٹی صاحب کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے اس لیے ان لوگوں سے ... دلا کر ان کو تو حوالات سے نکلوا دیا۔ اور ان کی جگہ ان کے بیٹے کو حوالات میں رکھوا دیا!

دوسرے روز ان لوگوں کو جوڈیشل حوالات میں رکھا گیا۔ چنانچہ اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دائر کی گئی جو کہ اس نے یہ کہتے ہوئے نامنظور کر دی کہ سرکاری وکیل کہتا ہے کہ الکوحل کا استعمال تو صرف ایلوپیتھ کر سکتے ہیں۔ ہومیو پیتھ کے پاس ایسی دوا رکھنے کا کوئی جواز نہیں جس میں الکوحل استعمال ہوتا ہو۔ حالانکہ ہومیو پیتھک فارمو کوپیا (جو کہ فیڈرل گورنمنٹ کی منظور شدہ ہے) میں تمام دوائیوں کے جوہر الکوحل میں نکالے جاتے ہیں۔ اور پھر ہزاروں دوائیاں الکوحل کے بغیر ہرگز تیار نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ لیبارٹری کے سبب ہومیو پیتھی میں کسی دوائی کی طاقت ۶ اور اس سے اوپر ہو جاتی ہے تو پاکستان میں کسی کیمیکل لیبارٹری کے لیے ممکن نہیں کہ اس کا تجزیہ کرتے وقت سوائے الکوحل کے کوئی دوسری چیز اس سے نکال سکے یعنی دوائی کی مقدار اتنی قلیل ہو جاتی ہے جس کی مثال جسم میں روح کی طرح ہے یہ سب باتیں ہومیو پیتھک لٹریچر میں وضاحت سے موجود ہیں۔ بہرحال A.C صاحب نے یہ لکھ دیا کہ چونکہ یہ مسئلہ مورل کا ہے اس لیے ضمانت نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ پھر ڈسٹرکٹ H.G میں سیشن جج کی عدالت میں درخواست ضمانت دی گئی۔ جس نے لکھا کہ اس وقت جبکہ ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو رہا ہے یہ لوگ (احمدی) مسلمانوں کو شراب پلا کر اس معاشرہ کو گندہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کیس قابلِ ضمانت نہیں۔

چنانچہ پھر کیس ہائی کورٹ میں کر دیا گیا وہاں پہلے تو عدالت سے ریکارڈ آتے آتے دو ہفتے لگ گئے۔ جب ۵ دسمبر ۱۹۸۴ء کو جب گھر پہنچا تو گھر پر عجیب حالت تھی۔ میری بیٹی عزیزہ ... اپنے پانچ بچوں سمیت میرے گھر میں موجود تھی اور اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔ آج تک ہم لوگ کبھی تھانے تک نہیں گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب باعزت اور نہایت شریف انسان ہیں۔ جن کو ہتھکڑیاں لگا کر ادھر ادھر لے جاتے دیکھ کر کلیجہ دہل جاتا تھا۔ بہرحال میں تو گیا تھا دو بچوں یعنی بیٹے اور بیٹی کی شادی کرنے۔ لیکن گھر میں دوسرا ہی ڈھول تھا۔ چنانچہ میں خود لاہور گیا۔ وہاں پر بیماری سے احمدی سابق سیشن جج چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ہائی کورٹ کے لیے وکیل تھے۔ کہنے لگے کہ ہائی کورٹ نے سرکار کو نوٹس دیا ہے۔ تاریخ سماعت کا ابھی کوئی پتہ نہیں۔

خوش قسمتی سے خدا کرے ۱۷ دسمبر سماعت کی تاریخ مقرر ہوئی۔ میں صبح صبح چار بجے ربوہ سے روانہ ہو کر ... پہلے ہائی کورٹ پہنچا۔ تو پتہ چلا کہ آج تو جج صاحب نے ایک دن کی رخصت لے لی ہے چوہدری صاحب نے کہا اب نئی تاریخ اگلے ہفتہ ہی ہوگی۔ میں نے کہا کوشش کریں۔ ملزم تو حوالات میں ہے۔ ہم شادیاں کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے چیف جسٹس کو فوراً درخواست دی۔ کہ ملزم کو شادی میں شامل ہونا ہے۔ کیس کی سماعت کسی دوسرے جج کو دے دی جائے۔ چنانچہ اس نے لکھ دیا کہ وہی جج کل آ رہے ہیں سماعت وہاں ہی ہوگی۔

اگلے روز پہلی بار کسی عدالت کی کارروائی سننے حاضر تھا۔ جج تھے مسٹر جسٹس ظفر الحق۔ کافی عمر کے انسان ہیں یعنی پچاس سے اوپر عمر ہوگی۔ ہم عدالت میں بیٹھے تھے۔ ہمارے سامنے سات کیسوں کی سماعت ہوئی۔ سماعت کے دوران تقریباً تمام وکیلوں سے جج صاحب نے بہت دلچسپی کی جرح کی۔ آخر میں ہماری باری آئی۔ ہماری طرف سے چوہدری عزیز احمد صاحب ایڈووکیٹ ...
کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ساتھ ہی سرکاری وکیل تھا۔

جج صاحب نے سرکاری وکیل سے پوچھا کہ کیا ہے؟ اس نے کہا

WINE — ME LORD

جج نے کہا کیا مطلب؟ وکیل نے کہا شراب ہے۔ جج نے کہا، کہاں ہے شراب؟ وکیل نے کہا کہ جناب! دس بوتل شراب ہے۔ جج نے پھر کہا کہ کہاں ہے؟ وکیل نے کہا کہ جناب عالی! F.I.R میں لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ جج صاحب نے کہا کہ دیکھو، یہ جو ہومیو پیتھک ڈاکٹر دوائیوں میں سپرٹ استعمال کرتے ہیں اس کو شراب نہیں کہتے۔ چنانچہ سرکاری وکیل خاموش ہو گیا تو جج صاحب نے فیصلہ لکھوانا شروع کر دیا۔ فیصلے کا پہلا فقرہ یہ تھا:-

CONTENDED THAT
THE SPIRIT USED BY
HOMEOPATH DOCTORS
FOR MEDICINAL PURPOSE
IS NOT USED AS AN
INTOXICANT.

چنانچہ ۵ ہزار روپے کی دو ضمانتوں کو منظور کر کے ... کر دیا۔ دو دن بعد ... لوگ ... گھر آئے ... عید کا چاند نکل آیا۔ یہ ۲۰ دسمبر ... کا واقعہ ہے۔ اس طرح تقریباً ایک ماہ ... جب ... کی حوالات میں تھے ... کوئی کھانا لے کر جاتا تھا اسے ان ... روزانہ بیٹھ پڑتے تھے۔ تب کھانا اندر جاتا تھا۔

ڈاکٹری کی دوکان بند پڑی رہی۔ آمد ختم تھی اور اخراجات بے شمار۔ اس طرح گھر آتے آتے آٹھ ہزار روپیہ اور بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ابھی سارا مقدمہ تو آگے پڑا تھا۔ تاہم اب شادیوں کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی۔ زیورات، گھر کا سامان، ولیمے کے لئے سوچ بچار۔ چنانچہ میرے دونوں بچے اور بہو ۱۲/۸۴ کو کویت سے شادی کے لئے گھر پہنچ گئے۔ ۳/۱/۸۵ کو بیٹے کو بیاہ کر لائے تو ۱/۸۵ ... کو بیٹی کی بارات تھی۔ ساتھ ہی بیٹے کا ولیمہ ماشاء اللہ شاندار کیا۔ الحمد للہ دونوں شادیاں بہت اچھی طرح بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئیں۔

جب شادیاں ختم ہو گئیں تو اب پھر مقدمہ کی طرف رخ کیا۔ ایکسائز والوں نے جو دوائی کی بوتلیں قبضہ میں لی تھیں ... F.I.R میں لکھا تھا کہ ... میں ... سے کیمیکل ایگزامینر لاہور ... Sample ...

کو روانہ کر دیئے ہیں۔ لوگ کہتے تھے کہ یہ لوگ ہمیشہ SAMPLE میں اپنی طرف سے شراب بھر دیتے ہیں اور لوگ جاکر لیبارٹری سے ... دے دلاکر ٹھیک کروا لیتے ہیں۔ چنانچہ اس کام کے لئے کئی بار لاہور گئے۔ لیکن پتہ نہیں ... کس کو ملیں۔ آخر وہاں کا ایک آدمی ملا۔ اس نے بتایا کہ ابھی تک آپ کے سیمپل نہیں آئے۔ جب آئیں تو آپ لوگ فوراً آکر ۵ ہزار روپیہ فی سیمپل دیں۔ بلکہ ابھی دے جاویں۔ چنانچہ ہم حیران تھے کہ سیمپل کہاں گئے۔ آخر بڑی مشکل سے پتہ چلا کہ سیمپل تو ابھی تک ربوہ تھانہ میں ہی ہیں۔

ہم نے ایکسائز والوں سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے آپ کے سیمپل میں اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں ملائی اور نہ ہی ملائیں گے تاہم پولیس والوں نے کہا کہ ہم تو [illegible] کے بعد ہی [illegible] سیمپل لاہور روانہ کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ۲۰ دسمبر کے بعد سیمپل [illegible] روانہ کر دیئے۔ ہم کو [illegible] کے قریب پتہ چلا تو ایک آدمی کو لاہور [illegible] دیا [illegible] صاحب کے [illegible]۔ وہ ادھر ادھر ڈھونڈتے رہے اور اس آدمی سے [illegible] نے پانچ یا پانچ ہزار مانگے تھے ان کا تقاضا تھا کہ رقم نہیں دیں گے، سفارش کروائیں گے۔ چنانچہ جتنی سفارشیں کروائیں سب کا انجام ایک ہی تھا کہ فلاں کو مل کر [illegible] BARGAIN کر لیں۔ اسی دوڑ دھوپ میں وقت نکل گیا اور لیبارٹری والوں نے ریزلٹ روانہ کر دیا۔

چنانچہ اس آدمی کو ملے تو اس نے کہا کہ عجیب آدمی ہو۔ انتظار کیا۔ اب [illegible] پیسے دیدو۔ نتیجہ میں سپرٹ ہی لکھا [illegible] شراب نہیں لکھا۔ بلکہ جاکر دیکھ لو۔ اگر ریزلٹ [illegible] آئے تو ایکسائز دفتر کو کچھ دے دلاکر ریزلٹ پھڑوا دو اور ان سے لکھوا لو کہ [illegible] گم ہو گیا ہے۔ نیا نتیجہ دو۔ بہرحال ایکسائز والوں سے پتہ چلا کہ نتیجہ سپرٹ ہی آیا ہے لیکن ساتھ ہی لکھا ہے کہ اس کے استعمال سے نشہ ہو سکتا ہے۔

اب انتظار تھا کہ استغاثہ چالان پیش کرے تو [illegible] شروع ہو۔ چنانچہ میں نے چنیوٹ کے چوٹی کے وکیل کو سارا کیس سنایا۔ اور ریزلٹ بھی بتایا۔ تو اس نے کہا آپ ایکسائز والوں پر کیس کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ ہم تو اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ مقدمہ کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے A.C چنیوٹ کی عدالت میں درخواست دائر کر دی کہ سائل ہومیو ڈاکٹر ہے۔ سند منسلک کر دی۔ ہومیو فارما کوپیا کے ذریعہ سائل ان تمام مراعات کا حقدار ہے جو کہ ایک ہومیو ڈاکٹر کو قانون دیتا ہے۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے تمام خطوط منسلک کر دیئے جن میں ہومیو ڈاکٹروں کو سپرٹ کے استعمال کی اجازت تھی۔ اور وہ منشیات ایکٹ سے مستثنیٰ قرار دی گئی تھی۔ نیز ایکٹ کے مطابق سپرٹ [illegible] دوائی کا پرمٹ خریداری بھی منسلک کر کے لکھا کہ سائل کو بغیر کسی مزید کارروائی مقدمہ سے بری کر دیا جائے۔

میرے وہاں ہوتے ہوئے ایک پیشی ہوئی لیکن چالان ابھی تک پیش نہیں کیا گیا۔ چنانچہ دوسری پیشی ۱۶ر فروری کو ہوئی۔ ابھی تک چالان تیار نہیں تھا۔ اب پیشی ۲۳/۲ کو تھی۔ پتہ نہیں کیا ہوا۔ تاہم ایک ذریعہ سے [illegible] APPROACH کی کہ یہ ملزم بیچارہ بے گناہ ہے۔ [illegible] کیس کو اچھی طرح پڑھ لیں تو عجیب بات [illegible]۔ [illegible] ان لوگوں کو اصل واقعات کا [illegible] نے بتایا کہ [illegible] ایکسائز والوں نے اپنی طرف سے سیمپل نہیں بھرا۔ بلکہ [illegible] کچھ دوکان سے لائے تھے۔ ان کو امید تھی کہ یہ لوگ کچھ رقم دیں گے۔ لیکن ان لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ایکسائز والے بہت پریشر ڈال رہے ہیں۔ بہرحال باوجود ہماری بہت سی مجبوریوں کے میں [illegible] FAVOUR کروں گا۔ لیکن کسی کو ہرگز پتہ نہ لگے کہ مجھ تک APPROACH ہوئی ہے۔

دوسری طرف جب میں ایکسائز کے افسر کو ملا تو اس نے کہا کہ آپ لوگ ایسا لگتا ہے بہت ڈر گئے ہیں۔ مگر آپ [illegible] ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کو قید کی سزا نہیں ہوگی۔ بلکہ کچھ معمولی سا جرمانہ ہوگا۔ [illegible] اسسٹنٹ کمشنر صاحب کے [illegible] اپنے کیسوں کا مشورہ دینے جاتا ہوں۔

غرض مدعی اور مدعا علیہ ایک [illegible] آپس میں [illegible] مشورہ کر کے مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اب ایکسائز والوں کو یہ خطرہ ہے کہ اگر ان کو بغیر کسی سزا کے چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ الٹا ہم پر مقدمہ کر دیں۔ اس لئے وہ عدالت پر زور دے رہے ہیں کہ کچھ نہ کچھ سزا ضرور ہونی چاہیئے۔

یہ تھی مختصر سی روئیداد نافذ شدہ اسلامی نظام کی۔ آپ کہیں گے دوست! تو نے اتنی لمبی داستان لکھ ماری۔ میرے پاس اتنا وقت کہاں ہوتا ہے؟ بے شک یہ سچ ہے۔ لکھنے کا مقصد ایک تو اپنے حالات سے آگاہ کرنا تھا دوسرے چونکہ آپ کا فیلڈ بھی یہی ہے۔ آپ اس سے موازنہ اور مقابلہ کر سکیں گے۔ نیز اپنی پریشانیوں کو بتا کر خط کا جواب جلد نہ دینے کا جواز بھی پیش کرنا تھا۔ جہاں تک آزمائش کا تعلق ہے میری بیٹی اور داماد نے حضور سے خط و کتابت کر کے ذاتی رابطہ قائم کر کے ایمان کو مضبوط کر رکھا تھا۔ کہ ہم حاضر ہیں۔ حضور نے بھی خوب تسلیاں دیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے خط لکھ کر نوازا۔

جہاں تک دوسرے ساتھی ملزم کا تعلق ہے۔ انہوں نے سیشن سے ضمانت کی درخواست نامنظور ہونے کے چند دن بعد پھر A.C کی عدالت میں درخواست دے دی اور ایک معقول رقم دے کر ضمانت کروا لی۔

اپنی [illegible] جماعت کی عمومی حالت۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت توکل کے ایک اعلیٰ مقام پر کھڑی ہے۔ اور ہر آن دعائیں کر کے اللہ تعالیٰ کی مدد کی خواستگار ہے۔ اکثر شہروں میں جماعت [illegible] ہوئی۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ سوائے علمائے سوء کے عوام کو ہم سے ہمدردی ہے۔ لیکن عوام بزدل ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ تمام غیر فطرتی، غیر انسانی اور غیر اسلامی پابندیاں ان کو [illegible] دیں گی۔ اور اس کے نتیجہ میں ہی احمدیت میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یوم الفرقان ظاہر ہوگا......

والسلام

مرزا نصیر احمد [illegible]

ایک اور مکتوب!

مکرم محمود احمد صاحب باجوہ مقیم [illegible] مکرم سید عبدالباقی [illegible] کے نام اپنے مکتوب محررہ ۳ [illegible] میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"...... ان دنوں ہر شخص [illegible] کا عالم ہے۔ ہر کوئی اس کوشش میں ہے کہ آخر یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور حضور کی کوششوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ سعید روحیں اتنے کٹھن وقت میں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں۔ یہ اس جمعہ کے روز کی اطلاع ہے۔ ضلع گجرات (پاکستان) میں ۱۲۰ بیعتیں ہوئی ہیں۔ اگر پاکستان کے حالات کو تصور میں لایا جائے۔ تو یہ بات معجزہ سے کم نہیں۔ کیونکہ پچھلے پندرہ سال سے مولویوں نے اتنا شور مچا رکھا ہے کہ کسی کا جماعت کرنا بہت ہی محال ہے۔ آئے دن مسجدوں سے کلمہ مٹانا ایک معمول بن چکا ہے۔ اور یہ کام سرکاری افسروں سے کروایا جاتا ہے۔ ہمارے بچے کلمہ طیبہ سینوں پر لگا کر گھومتے ہیں تو ان کو جیلوں میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔ آخر کب تک؟ یقیناً اللہ تعالیٰ [illegible] اس جماعت کو پیارا ہے۔ اور وہ اپنے فضل سے خود ہی بند و بست کر دے گا۔ ہم تو دعائیں ہی کر سکتے ہیں [illegible] حضور کے خطبات کی کیسٹ ہمیں ملتی رہتی ہیں۔ جن کو سن کر ایک نئی روح تازہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے اپنے علم میں بے انتہا اضافہ ہوتا ہے۔ یقیناً آپ تک [illegible] ضرور پہنچی ہوں گی۔ تجربہ [illegible] آگیا ہے [illegible] نہیں۔ ہم کیسٹ [illegible] تیار نہیں۔ ہم اچھا [illegible] خیال نہیں کر سکتے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب ہم آزادی سے اپنی آواز لوگوں تک پہنچا سکیں۔ تاکہ لوگ امام وقت کو پہچان سکیں۔ خدا کرے جلد ایسا ہو.........."

ولادتیں

(۱) مکرم رفیق احمد صاحب منصوری ابن مکرم [illegible] صاحب منصوری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳/۹ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام [illegible] تجویز فرمایا [illegible] پانچ روپے [illegible] اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ [illegible] نومولود کے نیک، دعا گو ہونے اور درازی عمر [illegible] کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

(۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے [illegible] مبارک [illegible] صاحب انسپکٹر بیت المال [illegible] کو بتاریخ ۲۶ [illegible] دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام [illegible] پیدائش سے پہلے ہی [illegible] تجویز فرما دیا تھا۔ نومولود مکرم سید صمصام الدین صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم گیانی عبداللطیف صاحب درویش کا نواسہ ہے۔ بچے کے [illegible] دین اور اقبال مند ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید نصیر الدین احمد انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا بابرکت انعقاد

★ــــ مکرم کے شفیق احمد صاحب تماپوری تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب ہندر گ سیکرٹری تبلیغ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خلیل احمد صاحب عجب شعر نے کی اور خاکسار کے شفیق احمد نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد نے تقریر کی جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو زیر صدارت مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم شریف احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم صاحب صدر، مکرم میران شاہ صاحب زعیم، مکرم منصور احمد صاحب قائد، مکرم مولوی محمد شبلی صاحب فاضل، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران ایک قرار داد بھی پاس کی گئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ ناصر آباد کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب عابد نائب صدر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم داؤد احمد صاحب شاد نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبد الرحمن صاحب انور، مکرم عبد الحنان صاحب زائر، مکرم غلام نبی صاحب نیاز اور مکرم صدر صاحب جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ بھدرک تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو مکرم مولوی حاتم خان صاحب کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار محمد یوسف انور کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم حامد حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، مکرم اسلم خان صاحب، مکرم ممتاز حسین صاحب، خاکسار محمد یوسف انور، عزیزہ نعیم احمد، مکرم سید ابو صالح

صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ درمیان میں مکرم فیروز احمد خان صاحب قائد مجلس اور مکرم شمس الدین صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ ہی جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم شیخ سلیم احمد صاحب قائد مجلس کی تلاوت کے بعد کچھ بچوں نے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم شیخ محمود احمد صاحب، مکرم فیروز الدین صاحب، مکرم شیخ سلیم احمد صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم انیس الرحمن صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل اطفال کے سوال وجواب کا مقابلہ ہوا۔ جو بہت کامیاب رہا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم مکرم نصرت احمد خان صاحب نے کی اور نظم مکرم خضر حیات خان صاحب اور شیخ عبد النسیم صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ایوب الحق خان صاحب، مکرم احمد نور خان صاحب، مکرم سیف الرحمن خان صاحب، مکرم شجاعت احمد خان صاحب خاکسار شیخ عبد الحلیم اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ایم اے گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو زیر صدارت مکرم محمد یوسف صاحب زیدی جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مبشر احمد صاحب دیودرگی کی تلاوت اور مکرم غلام حمید الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار قریشی عبد الحکیم، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرم غلام ناظم زین صاحب ارشاد اور مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب صدر جماعت نے تقاریر کیں۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم جمعہ خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینکال تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ پینکال کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے کی اور نظم مکرم یوسف خان صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ مکرم رحیم خان صاحب، مکرم عبد الرحمن صاحب، مکرم ظفر الحق صاحب، مکرم محمد سبحان صاحب، مکرم محمد عبد الحق صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزم عطاء اللہ نصرت کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب بٹ اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی (کیرالہ) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۹-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی ابو بکر صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سی مبارک احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم ٹی کے سلیمان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار سی ایچ عبد الرحمن، مکرم یوسف احمد صاحب، مکرم این کنجی احمد ماسٹر صاحب آف پینگاڈی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب منور مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳-۳-۸۵ کو دار التبلیغ کٹک میں مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد صاحب نے کی۔ اور نظم مکرم سید داؤد احمد صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ خاکسار شرافت احمد خان، مکرم خلیفہ احمد صاحب، مکرم سید ابو البشر سفیر صاحب، مکرم حفیظ الدین صاحب، مکرم سید مذکر الدین صاحب مکرم سید ظفر الدین صاحب اور مکرم سید مبشر الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ محترمہ زاہدہ فرحت صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ کیرنگ لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد امۃ الرشید صاحبہ اور ساجدہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ عطرۃ النساء صاحبہ، امۃ العزیز صاحبہ، زبیدہ بی بی صاحبہ، جمیلہ بی بی صاحبہ، مریم بی بی صاحبہ، امۃ النعیم صاحبہ، خاکسار زاہدہ فرحت اور صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران حذیفہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔

★ــــ محترمہ امۃ النور صاحبہ سورو لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو محترمہ نجم النساء صاحبہ کے مکان پر ان ہی کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ فوزیہ حسنی صاحبہ کی تلاوت اور خورشید اختر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار امۃ النور، محترمہ نجم النساء صاحبہ اور خورشید اختر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ محترمہ صبیحہ افسر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تلاوت اور امۃ الباسط نعیم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ امۃ البصیر صاحبہ، محترمہ امۃ المتین صاحبہ، محترمہ امۃ القدیر صاحبہ، محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ اور محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران طاہرہ بیگم صاحبہ، نور جہاں صاحبہ، کبریٰ بیگم صاحبہ اور بشریٰ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ــــ محترمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ کٹک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو دار التبلیغ میں محترمہ زیب النساء صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ عجیب النساء صاحبہ، محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ، محترمہ رضوانہ بیگم صاحبہ، محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اور امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ لطیف النساء صاحبہ، محترمہ امۃ الشافی رونق صاحبہ اور خاکسار نے نظمیں پڑھیں۔ ناصرات کا پروگرام علیحدہ منعقد ہوا جس میں حسینہ بنت المہدی، زکیہ باسط، سعدیہ، شاہدہ، حنا بیگم اور رضیہ نے حصہ

لیا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نائب صدر مدراس اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۳/۱۳ کو جلسہ منعقد ہُوا۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ وحیدہ عمر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ طاہرہ نصیر الدین صاحبہ، محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، محترمہ مبشری عمر صاحبہ، محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ الرقیب صاحبہ، محترمہ شیریں بانو صاحبہ، محترمہ ہاجرہ بی رمضان علی صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ میری شان صاحبہ اور محترمہ ظہیر النساء صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ محترمہ فوزیہ مبشر منڈا سنگھر صاحبہ جنرل سیکریٹری لجنہ ہبلی اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۳/۱۳/۸۵ کو زیر صدارت محترمہ نفیس بی صاحبہ منڈاسنگھر صدر لجنہ جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں مکرمہ شرف النساء صاحبہ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ معراج النساء صاحبہ نے نظم پڑھی۔ مکرمہ قمر النساء کنتور صاحبہ، مکرمہ فوزیہ مبینہ بھیرچی، مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور چھی، مکرمہ ممتاز خاتون صاحبہ اور چھی، عزیزہ اشرف النساء منڈاسنگھر، عزیزہ قمر النساء منڈاسنگھر، خاکسار فوزیہ مبشر اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ محترمہ سیدہ مقتدرۃ النساء صاحبہ نائب صدر لجنہ بھونیشور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳/۲۴/۸۵ کو جلسہ منعقد ہُوا جس میں مکرمہ امۃ الباری صاحبہ کی تلاوت کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اور عہد دہرایا گیا۔ لبعدہٗ خاکسار مقتدرۃ النساء، مکرمہ سیدہ امۃ اللہ شمیم صاحبہ، محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ کرونا گاپلی رقمطراز ہیں کہ ۳/۲۱/۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم پی محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم ایم محی الدین صاحب کنجو نے کی لبعدہٗ مکرم صدر جلسہ، مکرم پی عبدالجلیل صاحب زعیم انصار اللہ اور خاکسار مولوی محمد فاروق نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔

☆ ــــ مکرم سید علیم الدین صاحب سیکریٹری مال جماعت احمدیہ وڈمان تحریر فرماتے ہیں کہ ۳/۲۳/۸۵ کو زیر صدارت مکرم مولوی محمد بشیر الدین صاحب جلسہ منعقد ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طاہر احمد صاحب معلم مقامی نے کی۔ نظم مکرم محمد محی الدین صاحب امام الصلوٰۃ نے پڑھی۔ لبعدہٗ مکرم مولوی محمد بشیر الدین صاحب نے تقریر کی اور عزیز برہان الدین نے نظم پڑھی۔ سامعین کے لئے چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ مکرم ایس ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳/۲۳/۸۵ کو کڈلائی میں مکرم عبدالحی صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد نجیب صاحب نے تلاوت کی عزیز نیاز احمد اور عزیز شعیب نے ملکر نظم پڑھی۔ لبعدہٗ محترم صدر جلسہ، خاکسار ایس ایچ عبدالرحمٰن اور مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب قائد مجلس کیجانور نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر وخوبی برخواست ہُوا۔

☆ ــــ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ میلاپالیم تحریر کرتے ہیں کہ ۳/۲۳/۸۵ کو احمدیہ مشن میں مکرم اے پی والی عبدالقادر صاحب صدر جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہُوا۔ مکرم محمد بخاری صاحب کی تلاوت کے بعد محترم صدر جلسہ، مکرم اے ایم بشیر صاحب، مکرم سید احمد صاحب، مکرم محمد لبّے صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ ساندھن تحریر فرماتے ہیں کہ ۳/۲۳/۸۵ کو مکرم چوہدری برکت اللہ خان صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم بہادر خان صاحب نے کی۔ خاکسار نے نظم پڑھی۔ لبعدہٗ خاکسار اور مکرم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہُوا۔

☆ ــــ مکرم عبدالمنان صاحب نائب سیکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳/۲۳/۸۵ کو زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ آسنور جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نثار احمد صاحب ملک نے کی نظم عزیز آصف اقبال خان نے سُنائی۔ لبعدہٗ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ازکافی اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ آسنور نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ ــــ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب ثاقب مبلغ سلسلہ لونچھ تحریر کرتے ہیں کہ ۳/۲۳/۸۵ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت خاکسار نے کی اور نظم مکرم محمد افضل صاحب نے سُنائی۔ لبعدہٗ مکرم داؤد احمد صاحب تبسم، عزیزم منظور احمد صاحب ظفر، مکرم محمد افضل صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دُعا پر جلسہ برخواست ہُوا۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ مرہامہ (کشمیر)

۱۔	مکرم عبدالاحد خان صاحب	صدر جماعت
۲۔	" عبدالغنی صاحب بٹ	سیکریٹری مال و تبلیغ
۳۔	" غلام رسول صاحب بٹ	" تعلیم و تربیت

مندرجہ بالا عہدیداران کی منظوری ۸۶-۴-۳۰ تک دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

بفضلہٖ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۵ء بمطابق ۲۲ ہجرت ۱۳۶۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ ہجری قمری مرکز سلسلہ قادیان میں گزارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہش مند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی بھی وضاحت فرما دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اُمید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اَفضلُ الذِّکرِ لا اِلٰہَ اِلّا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD,

PH. 275475 / RESI. 273983 CALCUTTA-700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا، نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:۔

• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹریکل ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APPRT, J.P ROAD VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108 / 629389 ٹیلیفون BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔

("فتح اسلام" مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

ایم۔ پی۔ لوکن مل

نمبر ۵-۲-۱۸ نیلم

حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

AUTO CENTRE تار کا پتہ

23-5222 / 23-1552 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین، کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے:- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001.

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/51- (1)

MAHADEVPET

MADIKERI-571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

ریگزین، فوم، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اٹیچی، بریف کیس، سوٹ کیس، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)، ہینڈ بیگس، منی پرس، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS-600004

PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۵۵/۴ - نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۷۱۴۴

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

[تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ :- کرشن احمد اگوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیولری ڈیلیرز - پینہ میاں روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- ۷۵۵

"ترقی اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد - کشمیر

گلوبل الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد کشمیر

الیکٹرانکس ریڈیو - ٹی وی - آوشا پنکھوں، سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.

H.O. PAYANGADI - 670303

PHONE. PAYANGADI :- 12. CANNANORE :- 4496.

فون نمبر 42301　حیدرآباد میں

ہیلتھ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری مرمت کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آٹوموبائل)

۶-۱-۴۴۷ مسعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پڑھنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر :- 42916　ٹیلیگرام :- "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپیشلائزڈ :- کرشڈ بولٹ - بولٹ ملی - ہارن سپرنگس - ہارن ہوزس وغیرہ!

پتہ :- ۲/۴/۱۰ عقب پرانی گڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۵۰۰۰۲۴ (آندھرا پردیش)

میں اس بات کا خواہشمند ہوں کہ دین کیلئے تلوار اُٹھائی جائے

(اربعین ۳ صفحہ)

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی / ڈی پی - ۲